9
ماہی
گریڈ 9 کے لیے اردو کا آموزشی مواد (R3)

ماہی

گریڈ 9 کے لیے اُردو کا آموزشی مواد (R3)

© NCERT
not to be republished

विद्यया ऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

R3 MAHI
(Urdu Textbook for Grade 9)

پہلا ایڈیشن

جولائی 2026 آشاڑھ 1947

PD AN

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2026

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پیشگی اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے یا بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کرکے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحے پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا اسٹیکر یا کسی اور ذریعہ سے ظاہر کی جائے تو وہ غلط ہوگی اور قابل قبول نہیں ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی۔ 110016 فون: 011-26562708

100، 108 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بنا شنکری III اسٹیج
بنگلورو۔ 560085 فون: 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد۔ 380014 فون: 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا۔ 700114 فون: 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی۔ 781021 فون: 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن : ایم. وی. سری نواسن

چیف ایڈیٹر : بگیان سُتار

چیف بزنس منیجر : امیتابھ کمار

چیف پروڈکشن آفیسر (انچارج) : دیپک جیسوال

ایڈیٹوریل اسسٹنٹ : کے ایم عظمت النساء

سرورق، لے آؤٹ اور تصاویر
کریئیٹو آرٹ اسٹوڈیو

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اربندو مارگ، نئی دہلی 110016 نے پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک [مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی جمہوریہ][1] بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع؛ اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور [قوم کے اتحاد اور سالمیت][2] کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدرہ عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

ترتیب

	پیش لفظ			iii
	آموزشی مواد کے بارے میں			v
1	حمد	نظم	بہزاد لکھنوی	1
2	عقل مند ہنس	کہانی	پنچ تنتر	9
	بادل اور تارے	نظم	تلوک چند محروم	18
3	نیتاجی سبھاش چندر بوس	مضمون	ادارہ	19
4	خاکِ وطن	نظم	جاں نثار اختر	28
	میگھالیہ بادلوں کا گھر	مضمون	ادارہ	35
5	ہاکی	مضمون	ادارہ	38
6	سائے کی خریداری	کہانی	ملا نصر الدین	45
7	بنارس	نظم	اختر شیرانی	55
	رادھا کا انعام	کہانی	اندل انتھا نرائن مترجم عارف نقوی	60
8	بیہو	مضمون	ادارہ	65
	گرمی کا موسم		صرف پڑھنے کے لیے	73
9	مدد	کہانی	پربھا چندر شیکھر	74
10	برسات	نظم	حالی	84
	عالمی حدت	مضمون	ادارہ	88

© NCERT not to be republished

1

حمد

پایا نہ جب سہارا، اے دو جہاں کے مالک
میں نے تجھے پکارا، اے دو جہاں کے مالک
مغموم ہوں، بدل دے اب تو مسرّتوں سے
تقدیر کا ستارہ اے دو جہاں کے مالک
مخلوق کی اذیت مخلوق کی مصیبت
تجھ کو ہے کب گوارا، اے دو جہاں کے مالک
گر دور ناخدا ہے، شامل تری عطا ہے
ہر موج ہے کنارہ، اے دو جہاں کے مالک
بے شک ہمارے بگڑے کاموں کو ہے بناتا
ادنا ترا اشارہ اے دو جہاں کے مالک
دنیائے بندگی میں بہزاد نے ہمیشہ
سجدہ تجھے گزارا، اے دو جہاں کے مالک

بہزاؔد لکھنوی

© NCERT not to be republished

پڑھیے اور سمجھیے

سہارا	مدد
جہان	دُنیا
مغموم	غم گین، اُداس، دُکھی
مسرت	خوشی
تقدیر کا ستارہ بدلنا	نصیب بدلنا، خوش قِسمتی
مخلوق	پیدا کیے گیے لوگ
اذیت	دُکھ، تکلیف
مصیبت	کڑی مشکل، سخت تکلیف
ادنا	تھوڑا، چھوٹا
بندگی	عبادت
سجدہ گزارنا	سجدہ کرنا، جُھکنا

سوچیے اور بتائیے

1. نظم میں خدا کی کن طاقتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

2. شاعر نے تقدیر کا ستارہ بدلنے کی دعا کیوں مانگی ہے؟

© NCERT not to be republished

3. مخلوق کی اذیت اور مصیبت کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

4. شاعر اپنے غموں کو کس سے بدلنا چاہتا ہے؟

5. آپ کو نظم کا کون سا شعر سب سے زیادہ اچھا لگا اور کیوں؟

مصرعے مکمل کیجیے

1. میں نے تجھے
2. تقدیر کا
3. ہر موج ہے
4. ادنا ترا
5. سجدہ تجھے

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

لفظ	متضاد
مالک	نوکر

© NCERT not to be republished

غم

مصیبت

گوار

موج

ادنا

ہمیشہ

نیچے لکھے سوالوں کے تین تین جواب دیے گئے ہیں۔ان میں سے صحیح جواب چُن کر (✓) کا نشان لگائیے

1. شاعر نے اپنی مدد کے لیے پکارا ہے:

دوست کو ☐ خدا کو ☐ استاد کو ☐

2. شاعر کے مطابق مخلوق کی مصیبتیں:

کبھی ختم نہیں ہوتیں ☐ خدا کو پسند نہیں ہیں ☐

انسان کے لیے ضروری ہیں ☐

3. ”دوجہاں“ سے مراد ہے:

زمین اور سورج ☐ دنیا اور آخرت ☐ مشرق اور مغرب ☐

© NCERT not to be republished

دیے گئے لفظوں سے جملے بنائیے

سہارا ________________

مسرّت ________________

عطا ________________

مصیبت ________________

بے شک ________________

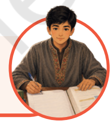

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- ایک جیسی آواز پر ختم ہونے والے لفظوں کو 'قافیہ' کہتے ہیں۔ جیسے کھانا، پینا اور رہنتے، ہنستے، بولتے وغیرہ۔ اس نظم کے قافیوں کو پہچان کر لکھیے۔

قافیے: سہارا ______ ______ ______

______ ______ ______ ______

کسی چیز، جگہ یا شخص کے نام کو 'اسم' کہتے ہیں۔ جیسے کتاب، دہلی، سچن وغیرہ۔

کام کرنے یا ہونے کو 'فعل' کہتے ہیں۔ جیسے پڑھنا، لکھنا، کھانا، کھیلنا وغیرہ۔

نیچے دیے گئے لفظوں میں سے اسم اور فعل پہچان کر لکھیے

پانا اشارہ بدلنا موج سجدہ کرنا ستارہ کنارہ پکارنا

اسم: ستارہ ______ ______ ______

© NCERT not to be republished

فعل: پانا ______ ______ ______

لکھیے

• اگر انسان مشکل وقت میں امید کھو دے تو کیا ہو سکتا ہے؟

• دعا کے ساتھ کوشش کیوں ضروری ہے؟

• مشکل وقت میں انسان کو کیا کرنا چاہیے؟

• ”خدا پر بھروسا“ کے موضوع پر اپنے خیالات دو یا تین جملوں میں لکھیے۔

• آپ نے اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی کسی پریشانی کا سامنا کیا ہوگا۔ ایسے وقت میں آپ نے کوئی نہ کوئی دعا بھی مانگی ہوگی۔ اس کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

کیجیے

’دعا اور امید“ کے موضوع پر ایک پوسٹر بنائیے۔ جس میں تصویروں کے ساتھ کوئی شعر، دعا اور پیغام لکھیے۔

© NCERT not to be republished

اساتذہ کے لیے ہدایات

- حمد کو ترنم سے مناسب لب و لہجہ کے ساتھ طلبا سے پڑھوایا جاسکتا ہے۔
- طلبا سے قدرتی چیزوں چاند، ستارے، سمندر اور درختوں سے متعلق گفتگو کروائی جاسکتی ہے۔
- آڈیو میں نظم کو سنوایا جاسکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

2

عقل مند ہنس

ایک گھنے جنگل میں بہت اونچا درخت تھا۔ پتّوں سے لدی ہوئی اس کی شاخیں مضبوط بازوؤں کی طرح پھیلی ہوئی تھیں۔ اس درخت پر جنگلی ہنسوں کا ایک جھنڈ رہتا تھا۔ وہ یہاں ہر طرح سے محفوظ تھے۔ ان میں ایک ہنس کافی بوڑھا اور عقل مند تھا۔

ایک دن اس ہنس نے درخت کی جڑ میں ایک بیل دار پودا دیکھا۔ اس نے دوسرے پرندوں سے اس کا ذکر کیا۔

”کیا تم اس بیل کو دیکھ رہے ہو؟“ اس نے دوسرے پرندوں سے کہا۔ ”اسے ہٹا دو۔“

”کیوں ہٹا دیں؟“ ہنسوں نے حیرانی سے پوچھا۔ ”یہ بہت ہی چھوٹی بیل ہے۔

اس سے ہمیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے؟“

”دوستو!“ عقل مند بوڑھے ہنس نے کہا۔ ”یہ بیل جلد ہی بڑی ہو جائے گی اور رفتہ رفتہ ہمارے

© NCERT
not to be republished

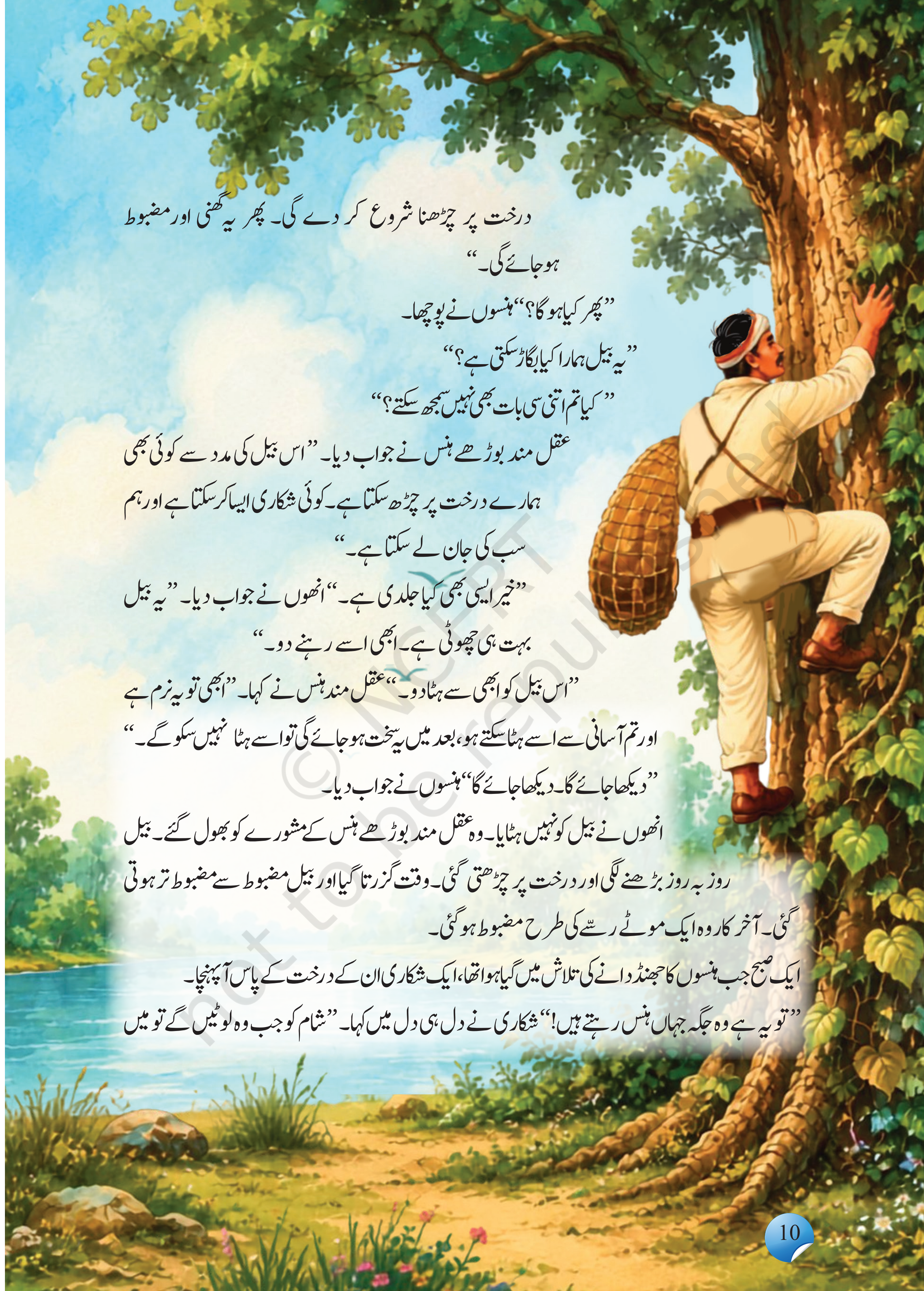

درخت پر چڑھنا شروع کر دے گی۔ پھر یہ گھنی اور مضبوط ہو جائے گی۔"

"پھر کیا ہو گا؟" ہنسوں نے پوچھا۔

"یہ بیل ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے؟"

"کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟"

عقل مند بوڑھے ہنس نے جواب دیا۔ "اس بیل کی مدد سے کوئی بھی ہمارے درخت پر چڑھ سکتا ہے۔ کوئی شکاری ایسا کر سکتا ہے اور ہم سب کی جان لے سکتا ہے۔"

"خیر ایسی بھی کیا جلدی ہے۔" انھوں نے جواب دیا۔ "یہ بیل بہت ہی چھوٹی ہے۔ ابھی اسے رہنے دو۔"

"اس بیل کو ابھی سے ہٹا دو۔" عقل مند ہنس نے کہا۔ "ابھی تو یہ نرم ہے اور تم آسانی سے اسے ہٹا سکتے ہو، بعد میں یہ سخت ہو جائے گی تو اسے ہٹا نہیں سکو گے۔"

"دیکھا جائے گا۔ دیکھا جائے گا" ہنسوں نے جواب دیا۔

انھوں نے بیل کو نہیں ہٹایا۔ وہ عقل مند بوڑھے ہنس کے مشورے کو بھول گئے۔ بیل روز بہ روز بڑھنے لگی اور درخت پر چڑھتی گئی۔ وقت گزرتا گیا اور بیل مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی۔ آخر کار وہ ایک موٹے رسّے کی طرح مضبوط ہو گئی۔

ایک صبح جب ہنسوں کا جھنڈ دانے کی تلاش میں گیا ہوا تھا، ایک شکاری ان کے درخت کے پاس آ پہنچا۔

"تو یہ ہے وہ جگہ جہاں ہنس رہتے ہیں!" شکاری نے دل ہی دل میں کہا۔ "شام کو جب وہ لوٹیں گے تو میں

© NCERT not to be republished

انھیں اپنے جال میں پھنسا لوں گا۔"

شکاری اس بَل دار بیل کے ذریعے درخت پر چڑھ گیا۔ درخت کی چوٹی پر پہنچ کر اس نے اپنا جال پھیلا دیا۔ شام کو جب ہنس واپس آئے تو انھیں شکاری کا جال دکھائی نہیں دیا۔ وہ جیسے ہی درخت پر بیٹھے، جال میں پھنس گئے۔ انھوں نے بہت کوشش کی مگر جال سے نکل نہ سکے۔

"بچاؤ، بچاؤ۔" ہنس گڑگڑائے۔ "ہم شکاری کے جال میں پھنس گئے ہیں۔ آہ اب کیا کریں؟"

"اب کیوں شور مچا رہے ہو؟" عقل مند بوڑھے ہنس نے کہا۔ "میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اس بیل کو ہٹا دو مگر تم نے میری ایک نہ سنی۔ اس کا نتیجہ تمھارے سامنے ہے۔ صبح کو شکاری واپس آئے گا وہ بیل ہی کی مدد سے اوپر چڑھے گا اور ہمیں قید کر لے گا۔"

"ہم نے حماقت کی۔" پرندوں نے رونا شروع کیا۔ "ہمیں آپ کی بات پر دھیان نہ دینے کا افسوس ہے، خدا کے واسطے ہمیں معاف کر دیجیے اور بتائیے کہ اپنی جان بچانے کے لیے ہم کیا کریں؟"

"تو پھر غور سے سنو!" عقل مند ہنس نے جواب دیا "میں تمھیں بتاتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیے۔"

"بتائیے خدارا جلدی بتائیے!" تمام ہنس چِلّائے۔

© NCERT not to be republished

عقل مند بوڑھے ہنس نے کہا۔ ’’صبح جب شکاری آئے تو تم سب ایسے بن جانا جیسے مردہ ہو۔ بس دم سادھے پڑے رہنا۔ شکاری مردہ پرندوں کو پنجرے میں نہیں ڈالے گا۔ وہ ہمیں ایک ایک کر کے زمین پر ڈال دے گا تاکہ نیچے آکر ہمیں اکٹھا کر کے گھر لے جائے۔ جب وہ آخری پرندے کو بھی زمین پر ڈال دے تو ہم سب اڑ جائیں گے۔‘‘

صبح کو شکاری آیا اور بیل کے سہارے درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے جال میں پھنسے ہنسوں کو دیکھا۔ سبھی پرندے مردہ لگ رہے تھے۔ شکاری نے ایک ایک کر کے پرندوں کو جال سے نکالا اور زمین پر ڈالنے لگا۔ پرندے چپ سادھے پڑے رہے۔ جب آخری پرندہ زمین پر رکھا تو منصوبے کے مطابق تمام پرندے زندہ ہو گئے اور اُٹھ کر اڑ گئے۔ شکاری درخت سے نیچے آیا۔ وہ پرندوں کے بچ نکلنے کی ترکیب پر بہت حیران ہوا۔

پنچ تنتر سے ماخوذ

© NCERT not to be republished

پڑھیے اور سمجھیے

شاخیں	شاخ کی جمع، ڈالیاں
محفوظ	جس کی حفاظت کی گئی ہو
رفتہ رفتہ	دھیرے دھیرے
مضبوط تر	زیادہ مضبوط
حماقت	بے وقوفی
دم سادھنا (محاورہ)	سانس روک لینا، بے حِس و حرکت
منصوبہ	سوچا سمجھا طریقہ، ضابطہ
جھُنڈ	گروہ

سوچیے اور بتائیے

1. عقل مند ہنس نے بیل دار پودے کو ختم کرنے کا مشورہ کیوں دیا؟

© NCERT not to be republished

2. بوڑھے ہنس نے درخت کی جڑ میں کیا دیکھا؟

3. عقل مند ہنس کی بات نہ ماننے کا انجام کیا ہوا؟

4. بوڑھے ہنس نے بیل کو کاٹنے کا مشورہ کیوں دیا؟

5. عقل مند ہنس نے جان بچانے کے لیے پرندوں کو کیا ترکیب بتائی؟

خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے

- جنگلی ہنسوں کا ایک ______ درخت پر رہتا تھا۔
- بوڑھے ہنس نے درخت کی جڑ میں ایک ______ دیکھی۔
- شکاری ______ کے ذریعہ درخت پر چڑھا۔
- تمام پرندے ______ بن گئے۔
- شکاری پرندوں کو ______ پر پھینکنے لگا۔
- بوڑھا ہنس بہت ______ تھا۔

© NCERT not to be republished

درج ذیل جمع کے واحد لکھیے

جمع	واحد
تراکیب	
پرندے	
کوششیں	
منصوبے	
پتّیاں	

درج ذیل صحیح بیان پر (✓) اور غلط بیان پر (✗) کا نشان لگائیے

1. ہنس دریا کے کنارے رہتے تھے۔ ( )
2. بوڑھا ہنس عقل مند تھا۔ ( )
3. شکاری بیل کے ذریعے درخت پر چڑھا۔ ( )
4. ہنسوں نے فوراً بیل کاٹ دی۔ ( )
5. بوڑھے ہنس کی ترکیب کامیاب ہوئی۔ ( )

دیے گئے لفظوں سے جملے بنائیے

1. جھنڈ ______
2. محفوظ ______
3. رفتہ رفتہ ______

© NCERT not to be republished

4. شکاری ____________________

5. حیران ____________________

نیچے دیے گئے محاوروں کو ان کے درست معنی سے ملائیے

الف	ب
دل ہی دل میں کہنا	خاموشی سے پڑے رہنا
دم سادھے رہنا	خاموش رہنا
دانے کی تلاش میں نکلنا	خطرے سے محفوظ ہونا
جان بچانا	روزی کی تلاش کرنا

مثال کے مطابق دیے گئے لفظوں کے بعد 'مند' لاحقہ جوڑ کر نئے لفظ بنائیے

مثال: ہنر + مند ۔ ہنرمند

ضرورت + ____________ خواہش + ____________

فکر + ____________ دولت + ____________

درد + ____________ عقل + ____________

لکھیے

اپنی روزمرہ کی زندگی کی کسی ایسی مثال کو بیان کیجیے جس میں وقت پر احتیاط کرنے سے نقصان سے بچ گئے ہوں۔

____

____

____

© NCERT not to be republished

اساتذہ کے لیے ہدایات

- کہانی کو کمرۂ جماعت میں آڈیو میں سنوایا جاسکتا ہے۔
- پنج تنتر کی کہانیوں کو لائبریری سے تلاش کروایا جاسکتا ہے۔
- جنگلوں کے فوائد پر ایک مباحثہ کروایا جاسکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

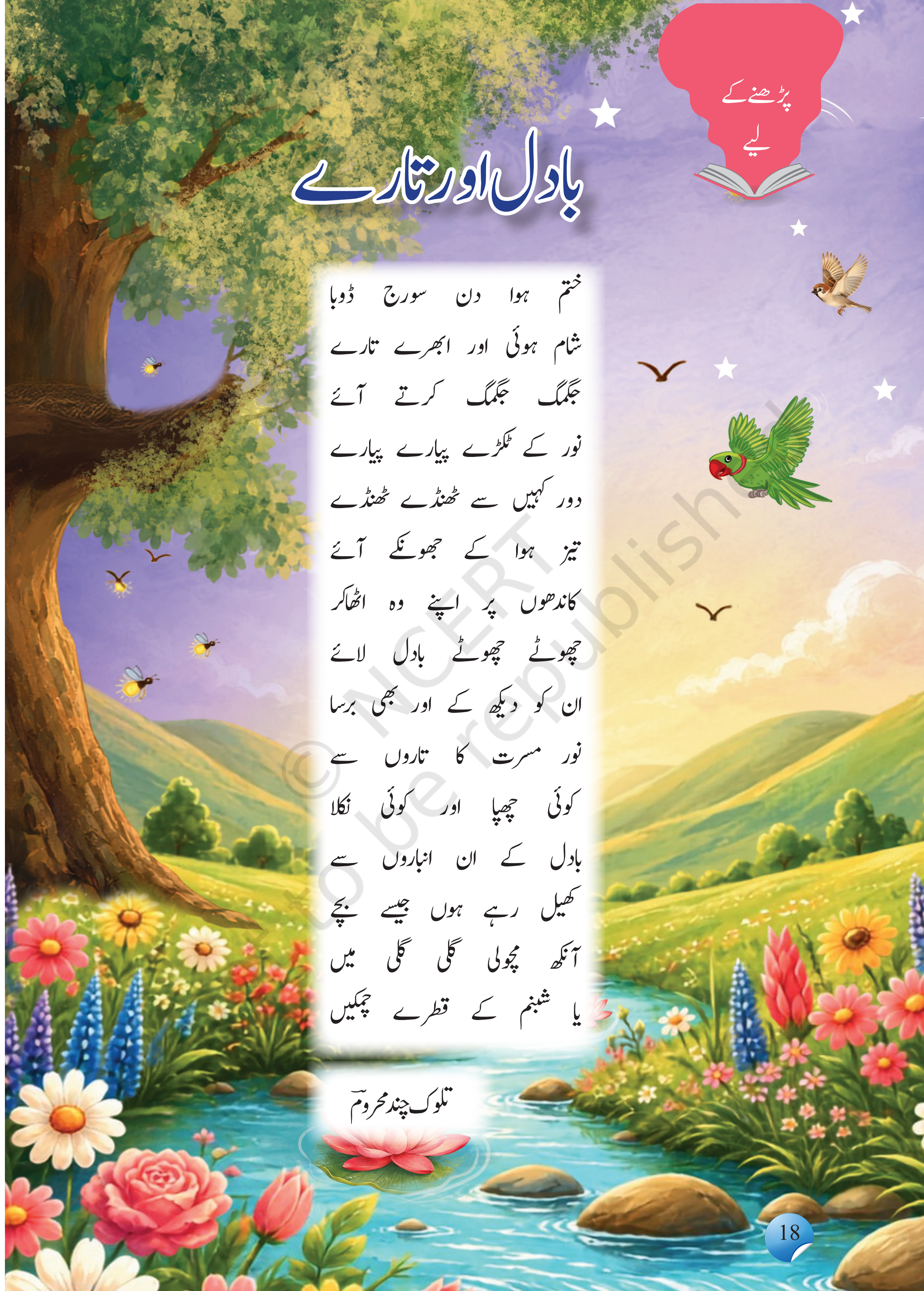

پڑھنے کے لیے

بادل اور تارے

ختم ہوا دن سورج ڈوبا
شام ہوئی اور ابھرے تارے
جگمگ جگمگ کرتے آئے
نور کے ٹکڑے پیارے پیارے
دور کہیں سے ٹھنڈے ٹھنڈے
تیز ہوا کے جھونکے آئے
کاندھوں پر اپنے وہ اٹھاکر
چھوٹے چھوٹے بادل لائے
ان کو دیکھ کے اور بھی برسا
نور مسرت کا تاروں سے
کوئی چھپا اور کوئی نکلا
بادل کے ان انباروں سے
کھیل رہے ہوں جیسے بچے
آنکھ مچولی گلی گلی میں
یا شبنم کے قطرے چمکیں

تلوک چند محرومؔ

© NCERT not to be republished

نیتاجی سبھاش چندر بوس

سُبھاش چندر بوس ہندوستان کی آزادی کے ایک اہم رہ نُما تھے۔لوگ انھیں پیار سے "نیتاجی" کہتے تھے۔ نیتاجی سبھاش چندر بوس 23 جنوری 1897 کو اُڈیشا (اُڑیسہ) کے شہر کٹک میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام جانکی ناتھ بوس تھا جو ایک مشہور وکیل تھے۔ والدہ کا نام پربھاوَتی بوس تھا۔ سبھاش چندر بوس بچپن سے ہی بہت ذہین، محنتی اور سنجیدہ انسان تھے۔

انھوں نے ابتدائی تعلیم کٹک میں حاصل کی اور اعلا تعلیم کے لیے کولکاتا (کلکتہ) کے پریزیڈنسی کالج میں داخلہ لیا۔بعد میں انھوں نے اِسکاٹش چرچ کالج سے بی۔اے۔ مکمل کیا۔ان کے والد چاہتے تھے کہ وہ ایک سرکاری افسر بنیں۔اس لیے وہ انگلینڈ چلے گئے جہاں انھوں نے 1920 میں انڈین سِول سَروِس (آئی۔سی۔ایس) کا امتحان پاس کیا۔انھوں نے اِس مشکل امتحان میں چوتھا مقام حاصل کیا لیکن انگریز حکومت کی نوکری کرنے کے مقابلے انھوں نے اپنے وطن کی خدمت کرنا بہتر سمجھا۔اسی لیے وہ ہندوستان واپس آ گئے۔

سُبھاش چندر بوس آزادی کی تحریک میں شامل ہوگئے۔ وہ ہندوستان کی مکمل آزادی چاہتے تھے۔دوسری جنگِ عظیم کے دوران انگریز حکمرانوں نے نیتاجی کو اُن کے ہی گھر میں نظر بند کر دیا۔لیکن وہ بچ نکلے اور ہندوستان چھوڑ کر جنوب مشرقی ایشیا پہنچ گئے۔ یہاں انھوں نے سنگاپور میں 'آزاد ہند فوج' کی قیادت

سنبھالی اور انگریز حکومت کے خلاف لڑائی چھیڑ دی۔ ’آزاد ہند فوج‘ کا مقصد ہندوستان کو انگریز حکومت سے آزاد کرانا تھا۔

نیتاجی کا مشہور نعرہ تھا ’’تم مجھے خون دو، میں تمھیں آزادی دوں گا‘‘۔ اس کا مطلب تھا کہ انگریز حکومت سے آزادی پانے کے لیے جان قربان کرنے کا حوصلہ رکھنا ضروری ہے۔

آج نیتاجی سُبھاش چندر بوس کو ہندوستان کی آزادی کے ایک بہادر سپاہی اور حوصلہ مند لیڈر کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے پُختہ عَزم و حوصلہ اور قربانی کا جذبہ رکھنا ضروری ہے۔ اسی لیے اُن کی شخصیت عزم، حوصلے اور قربانی کی بہترین مثال ہے۔

ادارہ

© NCERT not to be republished

پڑھیے اور سمجھیے

رہ نُما	راستہ دکھانے والا، لیڈر
ذہین	عقل مند، سمجھ دار، ہوشیار
سنجیدہ	گمبھیر، بُردبار
تحریک	ابھارنے کا عمل، سلسلہ
عظیم	بڑا
نظر بند کرنا	قید کرنا
قربان کرنا	نچھاور کرنا، جان دے دینا
حوصلہ مند	حوصلے والا، ہمت والا
پُختہ	پکا، مضبوط
عزم	اِرادہ

سوچیے اور بتائیے

1. سبھاش چندر بوس نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

2. دوسری جنگ عظیم کے دوران نیتاجی کہاں گئے اور انھوں نے کیا کیا؟

© NCERT not to be republished

3. سول سروس (آئی سی ایس) کا امتحان پاس کرنے کے بعد بھی وہ سرکاری افسر کیوں نہیں بنے؟

____

____

4. "تم مجھے خون دو، میں تمھیں آزادی دوں گا" سے کیا مراد ہے؟

____

____

5. آزاد ہند فوج کا مقصد کیا تھا؟

____

____

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھریے

1. سبھاش چندر بوس اوڈیشا کے شہر ______ میں پیدا ہوئے۔
2. اعلا تعلیم کے لیے ______ کے پریزیڈنسی کالج میں داخلہ لیا۔
3. انھوں نے 1920 میں ______ کا امتحان پاس کیا۔
4. وہ ہندوستان کی ______ آزادی چاہتے تھے۔
5. انھوں نے سنگاپور میں ______ فوج کی قیادت سنبھالی۔

نیچے لکھے سوالوں کے تین تین جواب دیے گئے ہیں۔ ان میں سے صحیح جواب چن کر (✓) کا نشان لگائیے

1. نیتا جی نے آئی سی ایس کا امتحان کس سال پاس کیا؟

A. 1915 ☐ B. 1920 ☐ C. 1930 ☐

© NCERT not to be republished

2. انھوں نے آزاد ہند فوج کی قیادت کہاں سنبھالی؟

A. جاپان میں ☐ B. سنگاپور میں ☐ C. جرمنی میں ☐

3. نیتا جی کا مشہور نعرہ تھا:

A. تم مجھے خون دو، میں تمھیں آزادی دوں گا ☐ B. کرو یا مرو ☐

C. جے جوان، جے کسان ☐

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

لفظ	متضاد
آزادی	
کامیابی	
مکمل	
بہادری	
جیت	

صحیح جملوں پر (✓) اور غلط جملوں پر (✗) کا نشان لگائیے۔

1. سبھاش چندر بوس ایک وکیل تھے۔ ☐
2. انھوں نے انڈین سول سروس کا امتحان پاس کیا تھا۔ ☐
3. انگریز حکومت ان سے خوش تھی۔ ☐

© NCERT not to be republished

4. نیتاجی نے آزاد ہند فوج کی قیادت کی۔

5. بھارت اُن کی زندگی میں آزاد ہو گیا تھا۔

دیے گئے لفظوں سے جملے بنائیے

- قربانی ____________________
- قیادت ____________________
- آزادی ____________________
- عزم ____________________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

وہ لفظ جو اسم (نام) کی جگہ استعمال کیا جائے، اُسے ضمیر کہتے ہیں۔ جیسے:

سبھاش چندر بوس ہندوستان کی آزادی کے ایک اہم رہنما تھے۔ لوگ اُنھیں پیار سے ''نیتاجی'' کہتے تھے۔ وہ ہندوستان کی مکمل آزادی چاہتے تھے۔

ان جملوں میں ''اُنھیں'' اور ''وہ'' ایسے لفظ ہیں جو ''سبھاش چندر بوس'' کے نام کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے یہ ضمیر ہیں۔

© NCERT not to be republished

سبق میں سے پانچ جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں ضمیر استعمال ہوا ہو، اور ضمیر کے نیچے لکیر کھینچیے

.1 ________________

.2 ________________

.3 ________________

.4 ________________

.5 ________________

کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کے نام کو اسمِ خاص کہتے ہیں۔ جیسے دہلی، تاج محل، گیتانجلی وغیرہ۔
کسی عام شخص، جگہ یا چیز کے نام کو اسمِ عام کہتے ہیں۔ جیسے شہر، عمارت، کتاب وغیرہ۔

© NCERT not to be republished

نیچے دیے گئے لفظوں میں سے اسم اور فعل پہچان کر لکھیے

سبھاش چندر بوس، فوج، ہندوستان، والد، حکومت، سنگاپور

اسمِ عام: ________ ________ ________

اسمِ خاص: ________ ________ ________

تصویر میں رنگ بھریے اور اس کے بارے میں دو جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبا کو سبھاش چندر بوس کی زندگی اور خدمات کے بارے میں مزید معلومات فراہم کروائی جاسکتی ہے۔
- طلبا کو سبھاش چندر بوس کے بارے میں ویڈیو کلپ دکھائے جاسکتے ہیں۔
- جنگِ آزادی کے رہنماؤں پر گروپ میں گفتگو کروائی جاسکتی ہے۔

© NCERT
not to be republished

4

خاکِ وطن

محبت ہے خاک وطن سے ہمیں
ہمیں اپنی صبحوں سے، شاموں سے پیار
ہمیں پیار اپنی عمارات سے
سلامت رہیں اپنے دشت و دمن
نگاہیں ہمالہ کی اونچی رہیں
رہے پاک گنگوتری کی پھبن
نہاتا رہے نرم کرنوں میں تاج
ایلورا کے بت رقص کرتے رہیں
رہے یہ دیوالی کی جگ مگ بہار
رہے آسماں پر دمکتا ہلال

محبت ہے اپنے چمن سے ہمیں
ہمیں اپنے شہروں کے ناموں سے پیار
ہمیں پیار اپنی روایات سے
رہے جگمگاتا ہمارا گگن
سدا چاند تاروں کو چھوتی رہیں
مچلتی رہے زلف گنگ و جمن
رہے تاقیامت محبت کی لاج
حسیں غار تاروں سے بھرتے رہیں
منڈیروں پہ جلتے دیوں کی قطار
رہے عید کا مسکراتا جمال

گلے سے گلے لوگ ملتے رہیں
دلوں کے جواں پھول کھلتے رہیں

جاں نثار اختر

© NCERT not to be republished

پڑھیے اور سمجھیے

روایات	روایت کی جمع، طور طریقہ
دشت	جنگل، غیر آباد علاقہ، میدان
دمن	چھوٹی پہاڑی
گگن	آسمان
گنگوتری	وہ جگہ جہاں سے گنگا ندی نکلتی ہے
پھبن	رونق، خوب صورتی، دل کشی
گنگ وجمن	ہندوستان کی دو مشہور ندیاں گنگا اور جمنا
منڈیر	دیوار کے اوپر کی جگہ
قطار	لائن
ہلال	چاند

سوچیے اور بتائیے

1. شاعر نے کن چیزوں سے محبّت کا اظہار کیا ہے؟

2. محبت کی لاج کِس مشہور عمارت کو بتایا گیا ہے؟

© NCERT not to be republished

3. وطن کی شان کو بتانے کے لیے کن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

---

4. عید اور دیوالی سے ہماری زندگی کو کیا پیغام ملتا ہے؟

---

5. شاعر نے ایلورا کے بارے میں کیا باتیں کہی ہیں؟

مصرعے مکمل کیجیے

1. محبت ہے اپنے ______ سے ہمیں
2. رہے جگمگاتا ______ گگن
3. منڈیروں پہ جلتے ______ کی قطار
4. رہے آسمان پر ______ ہلال
5. رہے تا قیامت ______ کی لاج

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

لفظ	متضاد
محبت	______
صبح	______

© NCERT not to be republished

اونچا

آسمان

شہر

درج ذیل جمع کے واحد لکھیے

روایات — روایت

شہروں

قطاروں

کِرنوں

منڈیروں

عمارات

دیے گئے لفظوں سے جملے بنائیے

- وطن
- دشت
- منڈیر
- ہلال
- قطار

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

خاکِ وطن : وطن کی خاک

اس میں دو لفظوں کے درمیان زیر (ِ) لگا ہے، اس زیر کا مطلب ہوتا ہے 'کا/کی/کے'، آپ بھی اسی طرح اضافت (زیر) لگا کر چار لفظ لکھیے۔

__________ __________

__________ __________

درمیان میں 'وطن' لکھا ہے۔ اس کے گرد وطن سے متعلق آٹھ الفاظ لکھیے۔

© NCERT not to be republished

وطن تک پہنچنے کے لیے صرف ان خانوں سے گزریے جن میں حب الوطنی سے متعلق الفاظ ہوں:

صحیح راستہ: (محبت، خدمت، اتحاد، محنت)

غلط راستہ: (نفرت، جھوٹ، لڑائی)

شروع	محبت	نفرت	خدمت	جھوٹ
جھوٹ	اتحاد	لڑائی	محنت	نفرت
لڑائی	محنت	جھوٹ	اتحاد	لڑائی
نفرت	خدمت	محبت	لڑائی	جھوٹ
جھوٹ	لڑائی	اتحاد	محنت	وطن مقصد

© NCERT not to be republished

اساتذہ کے لیے ہدایات

- وطن کے موضوع پر طلبا لائبریری میں کتابیں تلاش کر سکتے ہیں۔
- طلبا کو یہ نظم آڈیو میں سنوائی جا سکتی ہے۔
- جنگ آزادی کے رہنماؤں پر ایک مباحثہ کروایا جا سکتا ہے۔
- اس نظم میں ذکر کیے گئے مختلف مقامات پر طلبا سے گفتگو کروائی جا سکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

پڑھنے کے لیے

میگھالیہ—بادلوں کا گھر

اونچے نیچے خوب صورت پہاڑی سلسلے، گہری کھائی اور اُن کے درمیان راگ الاپتی، آڑی ترچھی بل کھاتی ہوئی ندیاں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے گرتے ہوئے آبشار سیّاحوں کو دعوتِ نظّارہ دیتے ہیں۔ یہ خوب صورت صوبہ ''میگھالیہ'' کہلاتا ہے جسے 12/اپریل 1970 میں آسام کے جنوبی حصّہ گارو، کھاسی اور جینتیا

پر پہاڑی علاقوں سے الگ کر کے تشکیل دیا گیا ہے۔اس کے شمال میں صوبۂ آسام اور جنوب مغرب میں بنگلہ دیش ہے۔اس کا کُل رقبہ بائیس ہزار پانچ سو مربع کلومیٹر ہے۔اس کی آبادی تقریباً چالیس لاکھ ہے۔

یہ صوبہ سال بھر بادلوں سے ڈھکا رہتا ہے۔اسی لیے اسے میگھالیہ (بادلوں کا گھر) کہتے ہیں۔ یہاں چھوٹے اور نیچے پہاڑی سلسلے دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔زمین پٹھاری اور اونچی نیچی ہے۔یہاں کا سب سے

اونچا پٹھاری علاقہ ''شیلانگ پیک'' کہلاتا ہے۔ یہ چھے ہزار چار سو انچاس (6449) فٹ بلند ہے۔ برہم پتر یہاں کی سب سے بڑی ندی ہے اور اُس میں ملنے والی دوسری بیسیوں ندیاں اس علاقے میں بہتی ہیں۔ کہیں کہیں گھاس کے میدان اور سیڑھی نما کھیت نظر آتے ہیں۔

میگھالیہ کی راجدھانی شیلانگ ہے۔ شیلانگ یہاں کے ایک دیوتا کا نام ہے۔ اُسی کے نام پر اِس شہر کا نام شیلانگ رکھا گیا ہے۔ شیلانگ کو پہاڑوں کی ملکہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ شہر قدیم و جدید تہذیب کا سنگم ہے۔ یہاں بڑی عمارتوں کے ساتھ پھونس کی جھونپڑیاں بھی جابجا نظر آتی ہیں۔ انگریزی لباس کے ساتھ آدی باسیوں کی رنگین اور ڈھیلی ڈھالی پوشاکیں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ کرکٹ، پولو اور گولف یہاں کے پسندیدہ کھیل ہیں۔ ہفتہ کے دن یہاں گھوڑوں کی ریس ہوتی ہے۔ یہاں کا ''بوٹینیکل پارک'' بہت مشہور ہے جس میں دنیا بھر کے تقریباً سبھی قسم کے پودے لگائے گئے ہیں۔ اسی کے قریب ''وارڈلیک'' نام کی ایک جھیل ہے جو گھوڑے کی نال سے مشابہ ہے۔

آبادی کا زیادہ حصّہ عیسائی مذہب کا پیرو ہے جو اپنے قدیم رسم و رواج اور طور طریقے اپنائے ہوئے ہے۔

یہاں خواتین کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ جائیداد اور گھر کی مالکن بھی ہوتی ہیں۔ خاندان اُنھیں کے نام سے چلتا ہے۔ مرد اُن کا مددگار یا صلاح کار ہوتا ہے اس کے علاوہ جائیداد لڑکیوں میں سے سب سے چھوٹی لڑکی کو دی جاتی ہے۔ بازاروں میں بھی خرید و فروخت کا کام خواتین ہی کرتی ہیں۔ یہ پیٹھ پر اپنے بچّے کو کپڑے سے باندھے ہوئے سر پر بوجھ اٹھائے نظر آئیں گی۔ صوبے میں کھاسی اور گارو نام کے دو قبیلے ہی خاص ہیں اور انھیں کے نام سے یہاں جانے جاتے ہیں۔ آدی باسیوں کے رسم و رواج میں کچھ فرق بھی ہے۔ شادی کے بعد شوہر کو بیوی کے گھر رہنا پڑتا ہے اور دو بچّوں کی پیدائش کے بعد ہی وہ اپنا مکان بنا سکتا ہے۔

یہاں زیادہ بارش ہونے کے سبب کافی گھنے جنگل ہیں۔ لوگ شکار کے بھی شوقین ہیں اور نشانے بازی کے مقابلے بھی کرتے رہتے ہیں۔ ایک گاؤں کے نشانہ باز دوسرے گاؤں کے نشانہ بازوں سے مقابلہ

© NCERT not to be republished

کرتے ہیں۔اس کے لیے ایک جج اور کچھ پنچ مقرر کیے جاتے ہیں جن کا فیصلہ سب کے لیے قابل قبول ہوتا ہے۔شور وغل کے ساتھ نشانہ بازی شروع ہوتی ہے۔جس پارٹی کے نشانے زیادہ صحیح ہوتے ہیں وہ فتح مند سمجھی جاتی ہے۔صوبے میں عام طور پر چاول، گوشت، مچھلی، آلو اور صابو دانے کے درخت کے گودے کا آٹا کھایا جاتا ہے۔پورے صوبے میں چھالیا بہت شوق سے کھائی جاتی ہے۔

دنیا کا سب سے زیادہ بارش والا علاقہ چیرا پونجی اسی صوبے میں ہے۔یہاں کی آب و ہوا مرطوب ہے۔کھاسی کے ہر گاؤں میں پنچایت ہوتی ہے جو آپس کے جھگڑے نمٹاتی ہے۔پنچ اور گواہوں کے بیان پر فیصلہ دے دیا جاتا ہے۔

اس علاقے میں کپاس کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے اس لیے یہ لوگ اپنے کپڑے خود ہی بُن کر رنگتے ہیں۔دو گاؤں کے درمیان ایک سرائے ہوتی ہے۔جسے ''آلدا'' کہتے ہیں۔یہاں مسافروں کو ہر قسم کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے۔اس صوبے میں عام طور پر سیڑھی نُما کھیت بنا کر کھیتی کی جاتی ہے۔زمین کسی کی ملکیت نہیں ہوتی۔یہاں کی فصلوں میں چاول، مکّا، جوار، آلو، اروی، سنترے، کیلے، لیچی، لیمو اور تربوز وغیرہ کی پیداوار عام ہے۔اس کے علاوہ چھالیا اور پان کے باغیچے بھی لگائے جاتے ہیں۔

صوبے میں کھاسیوں کے اسمارک، استھی چھتریاں، قلعوں کے کھنڈرات، پتھروں کے مجسمے قابل دید ہیں۔یہاں بے شمار ندیاں اور آبشار ہیں جو صوبے کی خوب صورتی کو دوبالا کیے ہوئے ہیں۔''ایگل آبشار''، ''موسمائی غار''، ''سات بہنوں کا آبشار''، ''لیڈی ہائڈری پارک'' اور ''اُمیم جھیل'' وغیرہ مشہور ہیں۔

یہاں کھاسی، گارو اور آسامی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ان کے علاوہ کچھ علاقائی زبانیں بھی ہیں۔رسالے اور اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔یہاں کی دو تہائی آبادی تعلیم یافتہ ہے۔

ادارہ

© NCERT not to be republished

5

ہاکی

'ہاکی' ہندوستان کے پُرانے کھیلوں میں سے ایک ہے۔ ہاکی کی شروعات کب اور کہاں ہوئی، اِس بارے میں کچھ بھی یقین سے نہیں کہا جاسکتا۔ تاریخی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پُرانے زمانے میں کئی ملکوں میں ہاکی جیسا کھیل کھیلا جاتا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اِس کھیل کی اِبتدا تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح ایشیا میں ہوئی لیکن یہ اِشارے بھی ملتے ہیں کہ عرب، روم اور ایتھوپیا وغیرہ میں بھی اِس سے ملتا جُلتا کھیل کھیلا جاتا تھا۔

ہر جگہ کے لوگ اِس کھیل کو اپنے اپنے اُصولوں کے مطابق کھیلتے اور الگ الگ ناموں سے پُکارتے تھے۔ اسے روم میں 'پیگے نیکا'، انگلینڈ میں 'کیمبو کا'، اسکاٹ لینڈ میں 'شنٹی'، فرانس میں 'ہَوک' یا 'جیو دی میل' اور نیدرلینڈ میں 'ہیٹ کَولِن' کہتے تھے۔ اب تک حاصل معلومات کے مطابق یہ کھیل پہلی مرتبہ ٹیم بناکر 478 قبل مسیح میں کھیلا گیا تھا۔

برطانیہ کے کچھ جزیرہ نُما علاقوں میں نئے زمانے کی ہاکی پروان چڑھی۔ اُنّیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں یہ کھیل بہت سے ملکوں میں کھیلا جانے لگا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہاکی کے اُصولوں اور طریقوں میں کئی تبدیلیاں آئیں اور یہ کھیل پہلے سے بہتر ہوتا گیا۔

ہندوستان میں اس کھیل کی شروعات برٹش انڈیا ریجمنٹ نے کی۔ ہندوستان میں پہلا ہاکی کلب 1885-86 میں کولکاتا (کلکتہ) میں شروع ہوا۔ اس کے بعد ممبئی (بمبئی) اور پنجاب میں ہاکی کلب بنے۔ 1908 میں ’بنگال ہاکی ایسوسی ایشن‘ کے نام سے پہلی ہاکی انجمن بنائی گئی۔ دوسری انجمن 1920 میں ’سندھ ہاکی ایسوسی ایشن‘ بنی۔ اِس طرح یہ کھیل دھیرے دھیرے پورے ہندوستان میں پسند کیا جانے لگا۔

1928 سے 1956 تک کا زمانہ ہندوستانی ہاکی کا سُنہرا دور ہے۔ ہندوستانی مردوں کی ہاکی ٹیم نے 1928ء میں پہلی مرتبہ ایمسٹرڈیم اولمپک میں حصہ لیا۔ فائنل میں پہنچنے کے لیے ہندوستان نے آسٹریلیا، ڈنمارک، بیلجیم اور سوئٹزرلینڈ کو ہرایا۔ ہالینڈ سے صفر کے مقابلے تین گول سے فائنل میچ جیت کر ہندوستان نے پہلا سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ اس کے بعد 1956 تک ہندوستان نے اولمپک کھیلوں میں لگاتار چھے بار سونے کے تمغے جیتے۔ اِس دوران ہمارے ملک نے کل چوبیس اولمپک میچ کھیلے اور ہم کوئی ایک میچ بھی نہیں ہارے۔ اِن کھیلوں میں ہندوستان نے 178 گول کیے اور صرف 7 گول کھائے۔ اِس سُنہرے دور کے بعد 1964 میں ٹوکیو اولمپک اور 1980 میں ماسکو اولمپک میں ہندوستان نے دو اور سونے کے تمغے جیتے۔ اِس کے علاوہ 1975 کے عالمی کپ میں ہمارا ملک عالمی چیمپئن بنا۔ ہندوستان پانچ بار ایشیائی چیمپئن بھی رہا۔ ہمارے ملک نے 2011، 2016، 2018، 2023 اور 2024 میں ایشین چیمپئنز ٹرافی جیتی ہے۔ ہندوستان کے مشہور کھلاڑیوں میں دھیان چند، کنور دگ وجے سنگھ، بلبیر سنگھ، ظفر اقبال، اسلم شیر خاں، محمد شاہد، پرگھٹ سنگھ اور دھن راج پِلّے شامل ہیں۔

ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم نے بھی 1982 کے ایشیائی کھیلوں میں پہلا سونے کا تمغہ جیتا۔ اِس نے کامن ویلتھ گیمس 2002 اور ایفرو ایشین گیمس 2003 میں بھی سونے کے تمغے حاصل کیے۔ ہماری ٹیم نے 2004 اور 2017 میں ایشیا کپ جیتا۔ اِس کے علاوہ 2016، 2023 اور 2024 میں خواتین کی ایشین

© NCERT not to be republished

چیمپئنز ٹرافی جیتی ہے۔اس طرح ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم نے لگاتار شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

ہاکی ہندوستانی پرانے کھیلوں میں سے ایک ہے۔اس کھیل کی وجہ سے ہمارے ملک کو دنیا بھر میں عزت ملی۔

ادارہ

پڑھیے اور سمجھیے

شہرت ملنا	مشہور ہونا
اِبتدا	شروعات
قبل مسیح	مسیح سے پہلے، حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے
جزیرہ	وہ علاقہ جس کے چاروں طرف سمندر ہو
جزیرہ نُما	وہ علاقہ جس کے تین طرف پانی ہو
پروان چڑھنا	پھلنا پھولنا، بڑا ہونا
دور	زمانہ، وقت
تمغہ	میڈل، انعام

سوچیے اور بتایئے

1. ہندوستان میں ’ہاکی‘ کی شروعات کس نے کی؟

2. ہندوستان میں پہلا ہاکی کلب کب اور کہاں قائم ہوا؟

© NCERT not to be republished

3. ہندوستانی مردوں کی ہاکی ٹیم نے پہلی مرتبہ اولمپک کھیل میں کب حصّہ لیا؟

4. ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم نے کن کھیلوں میں پہلا سونے کا تمغہ جیتا؟

5. ہندوستانی ہاکی کا سنہرا دور کسے کہا جاتا ہے اور اس کی کیا وجہ ہے؟

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

لفظ	متضاد
پرانا	نیا
شروع	
جیت	
اونچا	
بڑا	

© NCERT not to be republished

درج ذیل جمع کے واحد لکھیے

کھیلوں	ملکوں	اُصولوں	مردوں	عورتوں
کھیل___	______	______	______	______

درج ذیل واحد کے جمع لکھیے

انجمن	کھلاڑی	اونچائی	تبدیلی	ٹیم
انجمنوں____	______	______	______	______

صحیح جملوں پر (✓) اور غلط جملوں پر (✗) کا نشان لگائیے

1. ہاکی صرف ہندوستان میں کھیلی جاتی تھی۔ ☐
2. ہندوستان نے 1928ء کے اولمپک میں سونے کا تمغہ جیتا۔ ☐
3. دھیان چند ایک مشہور ہاکی کھلاڑی تھے۔ ☐
4. خواتین کی ٹیم نے کبھی ایشیائی مقابلہ نہیں جیتا۔ ☐
5. ہاکی ہندوستان کے اہم کھیلوں میں سے ایک ہے۔ ☐

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھریے

1. ہاکی ہندوستان کے ____________ کھیلوں میں سے ایک ہے۔
2. اِس کھیل سے ہمارے ملک کو دُنیا بھر میں ____________ ملی ہے۔

© NCERT not to be republished

3. اِس کھیل کی اِبتدا تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح ______________ میں ہوئی۔

4. ______________ کے کچھ جزیرہ نُما علاقوں میں نئے زمانے کی ہاکی پروان چڑھی۔

5. ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم بھی بہت ______________ ہے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کے نام کو اسمِ خاص کہتے ہیں۔ جیسے دہلی، تاج محل، گیتانجلی وغیرہ۔
- کسی عام شخص، جگہ یا چیز کے نام کو اسمِ عام کہتے ہیں۔ جیسے شہر، عمارت، کتاب وغیرہ۔

نیچے دیے گئے لفظوں میں سے اسمِ خاص اور اسمِ عام پہچان کر لکھیے۔

دھیان چند　　کھلاڑی　　ہاکی　　ہندوستان　　کھیل　　ملک

اسمِ عام:　　کھلاڑی　　______________　　______________

اسمِ خاص:　　دھیان چند　　______________　　______________

لکھیے

1. ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم کی کامیابیاں لکھیے۔

____

____

2. اگر کھیل ہماری زندگی سے ختم ہو جائیں تو کیا ہوگا؟

____

____

© NCERT not to be republished

3. کھیل نوجوانوں کی زندگی میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

4. آپ کون سا کھیل کھیلنا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

کیجیے

- کسی ایک ہاکی کھلاڑی کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسے کمرۂ جماعت میں پیش کیجیے۔
- اپنے اسکول کے کسی کھیل کے مقابلے پر ایک رپورٹ لکھیے۔
- ”میرے پسندیدہ کھیل“ کے موضوع پر ایک پوسٹر بنائیے اور اس کے بارے میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

اساتذہ کے لیے ہدایات

- کلاس میں ایک انٹرویو کروایا جاسکتا ہے۔
- ’آج کے نوجوان ہاکی پر زیادہ توجہ کیوں نہیں دے رہے؟‘ اس پر ایک مباحثہ کروایا جاسکتا ہے؟
- ”کھیل اور صحت مند زندگی“ کے موضوع پر گروپ میں گفتگو کروائی جاسکتی ہے۔
- ہاکی کے کھیل کی کچھ ویڈیو کلپ بھی کمرۂ جماعت میں دکھائے جاسکتے ہیں۔

6

سائے کی خریداری

کسی گاؤں میں ایک زمیندرار رہتا تھا۔ اُس کے مکان کے سامنے ایک بڑا اور گھنا درخت تھا۔جس کا سایہ دُور–دُور تک۔ صُبح کو جب سورج نکلتا تو درخت کا سایہ سڑک پر ہوتا تھا، دوپہر کو آنگن میں اور شام کو حویلی کی چھت پر۔ رات کو جب چاند نکلتا تھا تب بھی درخت کا سایہ اِسی طرح حرکت کرتا رہتا۔

گاؤں کے لوگ اور مُسافر آتے جاتے اس گھنے درخت کے سائے میں آرام کرتے اور ٹھنڈی ہوا کا مزہ

لینے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔ زمیندار کو یہ بات سخت ناپسند تھی۔ جب بھی کوئی شخص درخت کے سائے میں بیٹھتا، وہ اُس کو ڈانٹ کر بھگا دیتا کہ جاؤ، اپنے پیڑ کے سائے میں بیٹھو۔ یہ پیڑ اور اس کا سایہ میرا ہے۔

گاؤں والوں کو اس پر بڑا غُصہ آتا لیکن اُن کی سمجھ میں نہ آتا کہ وہ کیا کریں۔ اُنھوں نے سوچا کہ اِس معاملے میں مُلّا نصر الدین سے مدد لینی چاہیے۔ وہ مُلّا نصر الدین کے پاس گئے اور ان سے زمیندار کی شکایت کی۔ مُلّا نصر الدین نے گاؤں والوں سے وعدہ کر لیا کہ وہ زمیندار کی سخت مزاجی کا کوئی علاج کریں گے۔

مُلّا نصر الدین نے ایک ترکیب سوچی اور پھر اپنے دوستوں سے کہا کہ وہ آپس میں چندہ کر کے کچھ روپے جمع کریں۔ جب روپے جمع ہو گئے، تو مُلّا نصر الدین یہ روپے لے کر اپنے گدھے پر سوار ہوئے اور گانا گاتے ہوئے زمیندار کے شان دار مکان کی طرف چل پڑے۔ گرمی کا موسم تھا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ سیدھے اُس گھنے پیڑ کے ٹھنڈے سائے میں جا کر بیٹھ گئے۔

زمیندار نے جب اُنھیں پیڑ کے نیچے بیٹھا دیکھا تو فوراً وہاں آیا اور آگ بگولہ ہو کر بولا۔

”تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ جاؤ اپنا راستہ لو۔“

مُلّا نصر الدین نے نرمی سے جواب دیا، ”زمیندار صاحب، یہ سڑک تو سب کی ہے میں یہاں کیوں نہیں بیٹھ سکتا؟“

زمیندار نے اسی طرح غصے سے کہا، ”ٹھیک ہے، سڑک تو سب کی ہے لیکن اس درخت کا سایہ میرا ہے۔ یہاں کوئی مفت خور نہیں بیٹھ سکتا۔ اس پیڑ کے ہر پتّے کی قیمت ایک روپیہ ہے۔“

مُلّا نصر الدین نے کہا، ”اچھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ سایہ خریدا جا سکتا ہے۔ بتایئے، آپ اسے کتنے میں بیچیں گے؟“ زمیندار نے ناک بھوں سکوڑ کر کہا:

”بہت خوب! تو تم اس درخت کا سایہ خریدو گے؟ پھوٹی کوڑی تو جیب میں ہے نہیں اور سایہ خریدنے چلے ہو۔ جاؤ! اپنا کام کرو۔ زیادہ شیخی مت بگھارو۔“

مُلّا نصر الدین نے بڑے سکون سے جواب دیا،

”غریب آدمی شیخی نہیں بھگارا کرتے۔ بتاؤ یہ سایہ کتنے میں بیچو گے؟“

زمیندار مُلّا نصر الدین کی بات سُن کر حیران ہو گیا۔ اُسے اس غریب آدمی سے اِس جواب کی امید نہ تھی۔ پھر اس نے کچھ سوچ کر کہا، ”میں یہ سایہ چار سو روپے میں بیچوں گا۔ اگر تمھارے پاس اتنی رقم ہے تو خرید لو۔“

ملا نصر الدین نے یہ سودا قبول کر لیا اور پھر وہ زمیندار کو لے کر گاؤں کے قاضی کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے دونوں میں یہ سمجھوتہ ہو گیا کہ جب تک یہ درخت رہے گا اس کے سائے کے مالک ملا نصر الدین ہوں گے اور زمیندار ہر حالت میں اس سمجھوتے کا پابند ہو گا۔ مُلّا نصر الدین نے چار سو روپے گن کر زمیندار کو دے دیے اور درخت کا سایہ اب اُن کا ہو گیا۔

مُلّا نصر الدین نے سایہ خریدنے کے بعد گاؤں والوں سے کہا کہ وہ درخت کے سائے میں بیٹھ کر ٹھنڈی ہوا کا مزہ لیں۔ گاؤں کے لوگ وہاں جمع ہو گئے اور خوشی سے گانے بجانے لگے۔

زمیندار نے جو یہ شور سُنا، تو وہ اپنے مکان سے باہر آیا اور ناراض ہو کر بولا، ”تم لوگوں نے یہاں کیا ہنگامہ مچا رکھا ہے؟“

مُلّا نصر الدین نے غصے میں جواب دیا، ”زمیندار صاحب! یہ سایہ اب میرا ہے اور یہ سب اب میرے مہمان ہیں۔ یہ یہاں جو چاہیں کریں۔ آپ اعتراض کرنے والے کون ہیں؟“ یہ جواب سُن کر زمیندار چلا گیا۔

ایک دن زمیندار اپنے مکان کے برآمدے میں بیٹھا تھا کہ مُلّا نصر الدین اپنے گدھے کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ زمیندار کو بڑا غصہ آیا اور وہ بولا، ”تم یہاں کیوں آئے ہو؟ نکلو یہاں سے۔“

مُلّا نصر الدین نے بڑے اطمینان سے جواب دیا ”میں اپنے سایے کے ساتھ آیا ہوں۔ دیکھ نہیں رہے ہو درخت کا سایہ یہاں تک پھیلا ہوا ہے۔ پھر انھوں نے گدھے کو ایک کھونٹے سے باندھ دیا اور آرام سے برآمدے میں لیٹ گئے۔ زمیندار غصے سے انھیں دیکھتا رہا مگر وہ کیا کر سکتا تھا۔ وہاں درخت کا سایہ تھا اور سایہ تو ملا کے ہاتھ بیچ چکا تھا۔

اتفاق سے اُس دن چھٹی تھی اور زمیندار نے اپنے دوستوں کی دعوت کی تھی۔ اس کے دوستوں نے گھر کے باہر بڑا سا گھنا درخت دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ آؤ اس درخت کے ٹھنڈے سایے میں بیٹھتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

لیکن وہ ابھی وہ وہاں بیٹھے ہی تھے کہ مُلّا نصر الدین پہنچ گئے اور زمیندار کے دوستوں سے کہنے لگے ”اس درخت کا سایہ میں نے چار سو روپے میں خریدا ہے، آپ لوگ اس سایے میں نہیں بیٹھ سکتے۔“

زمیندار کے دوستوں نے یہ سُن کر حیرت سے زمیندار کی طرف دیکھا اور کچھ کھائے پیے بغیر غصہ ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

اب یہ بات کہ زمیندار نے اپنے گھر کے باہر کے درخت کا سایہ مُلّا نصر الدین کے ہاتھ بیچا ہے سارے گاؤں میں پھیل گئی۔ لوگ زمیندار کا مذاق اُڑانے لگے۔ گاؤں کے ایک شاعر نے تو ایک نظم بھی اُس پر لکھ ڈالی۔ مُلّا نصر الدین نے ایک کاغذ پر یہ نظم لکھ کر زمیندار کے مکان کے دروازے پر چسپاں کر دی۔

کُچھ دن بعد جب ایک رات پورا چاند نکلا ہوا تھا اور زمیندار میٹھی نیند سو رہا تھا تو کتّوں کے بھونکنے کی آواز سے اس کی نیند کھل گئی۔ وہ اُٹھ کر باہر آیا اور دیکھا کہ مُلّا نصر الدین اس کے مکان کی چھت پر بیٹھے ہیں۔ ان کے کئی دوست بھی ساتھ میں ہیں۔ کوئی ڈھول بجا رہا ہے، کوئی گا رہا ہے، کوئی ناچ رہا ہے۔

”یہ کیا ہو رہا ہے؟“ زمیندار نے چیخ کر پوچھا۔

ملا نے جواب دیا ”ہم درخت کے سایے میں بیٹھ کر ذرا موج مستی کر رہے ہیں۔ آپ جائیے، آرام سے سوئیے۔“

زمیندار غصے سے کانپنے لگا اور بولا ”میں نے سورج کی روشنی میں درخت کا سایہ بیچا ہے، چاند کی روشنی میں نہیں۔“

مُلّا نصر الدین نے بڑے سکون سے جواب دیا، ”مگر سمجھوتے میں تو یہ نہیں لکھا ہے۔ جاؤ سمجھوتے کو غور سے پڑھو۔“

یہ کہہ کر وہ اپنا طنبورہ بجانے لگے۔

زمیندار کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ کیا کرے۔ درخت کا سایہ تو وہ بیچ چکا تھا۔ قاضی کے سامنے لکھت پڑھت ہو چکی تھی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ درخت کا سایہ ایک جگہ نہیں رہتا۔ سورج اور چاند کے ساتھ حرکت کرتا رہتا ہے۔ کبھی سڑک پر، کبھی مکان کے آنگن میں، کبھی برآمدے میں اور کبھی چھت پر۔

© NCERT not to be republished

مُلّانصر الدین ہر وقت اور ہر جگہ اس کو اسی طرح پریشان کرتے رہیں گے اور اُس کی زندگی جہنم بن جائے گی۔ لہٰذا اُس نے طے کیا کہ اپنے کُنبے کو لے کر کسی اور گاؤں میں چلا جائے گا۔ اور وہ اپنا مکان بیچ کر دوسرے گاؤں چلا گیا۔

مُلّانصر الدین نے اپنی ہوشیاری سے اس بد اخلاق زمیندار کو ایک اچھا سبق سکھا دیا تھا اور اب سارے گاؤں والے اس گھنے درخت کے ٹھنڈے سائے کے مالک تھے۔

پڑھیے اور سمجھیے

بدمزاج	جلد غصہ کرنے والا، بد اخلاق
حویلی	کشادہ مکان
حرکت	جنبش، ہلنا
پھوٹی کوڑی	ایک محاورہ یعنی بہت معمولی رقم
قاضی	منصف، مقدمات کا فیصلہ کرنے والا
کھونٹا	زمین میں گاڑی گئی مضبوط میخ جس سے جانوروں کو باندھا جاتا ہے
چسپاں	چپکا ہوا
طنبورا	آلۂ موسیقی

سوچیے اور بتائیے

1. گاؤں والوں نے زمیندار کی شکایت کیوں کی؟

© NCERT not to be republished

2. مُلّا نصرالدین نے زمیندار کا علاج کرنے کے لیے کیا ترکیب اختیار کی؟

3. زمیندار کے دوست بغیر کچھ کھائے پیے کیوں رخصت ہو گئے تھے؟

4. گاؤں کے لوگوں نے زمیندار کا مذاق کیوں اڑایا؟

5. زمیندار کو اپنا مکان فروخت کرنے کا فیصلہ کیوں کرنا پڑا؟

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھریے

1. جب بھی کوئی شخص درخت ______ سائے میں بیٹھتا وہ اس کو ڈانٹ کر بھگا دیتا۔
2. مُلّا نصرالدین نے یہ سودا قبول کر لیا اور پھر وہ زمیندار کو لے کر گاؤں کے ______ کے پاس پہنچے۔
3. مُلّا نصرالدین نے کاغذ پر نظم لکھ کر زمیندار کے مکان کے دروازے ______ چسپاں کر دی۔
4. زمیندار صاحب، یہ سڑک تو سب ______ ہے میں یہاں کیوں نہیں بیٹھ سکتا۔

© NCERT not to be republished

ذیل کے لفظ میں ’دار‘ لفظ جوڑ کر نیا لفظ بنائیے

سبق میں لفظ زمیندار آیا ہے۔ اس میں ’دار‘ لاحقہ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں ’والا‘۔

لاحقہ اس لفظ یا حرف کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے لفظ کے آخر میں لگا کر اس کے معنی یا اس کی قسم میں تبدیلی کرے یا نیا لفظ بنائے۔

زمین + دار = زمیندار

شان ____________________

دل ____________________

عزت ____________________

خبر ____________________

خوشبو ____________________

کس نے کہا، جملے کے سامنے لکھیے

- ”یہ سایہ اب میرا ہے اور یہ سب اب میرے مہمان ہیں۔“

____

- ”جب تک یہ درخت رہے گا اس کے مالک مُلّا نصرالدین ہوں گے۔“

____

- ”میں نے سورج کی روشنی میں درخت کا سایہ بیچا ہے، چاند کی روشنی میں نہیں۔“

____

© NCERT not to be republished

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

لفظ	متضاد
دوست	
زندگی	
گاؤں	
بیچنا	
چاند	

کالم الف کو کالم ب سے ملایئے

کالم الف	کالم ب
بدمزاج	ملا نصرالدین
ٹھنڈی	درخت
میٹھی	ہوا
ہوشیار	زمیندار
گھنا	نیند

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

طنبورہ ایک موسیقی کا آلہ ہے جو لمبی گردن اور گول پیٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔ آپ جماعت میں تنبورے اور دیگر ہندوستانی موسیقی کے آلات کے بارے میں معلومات جمع کر کے ایک چارٹ پر موسیقی کے مختلف آلات کی تصویریں چپکائیے اور ان کے بارے میں لکھیے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبا سے اس کہانی پر رول پلے کروایا جاسکتا ہے۔
- طلبا سے مُلّا نصر الدین کی کہانیوں کو لائبریری میں تلاش کروایا جاسکتا ہے۔
- طلبا سے ان کے علاقے کی کسی شخصیت کے بارے میں چند جملے لکھوائے جاسکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

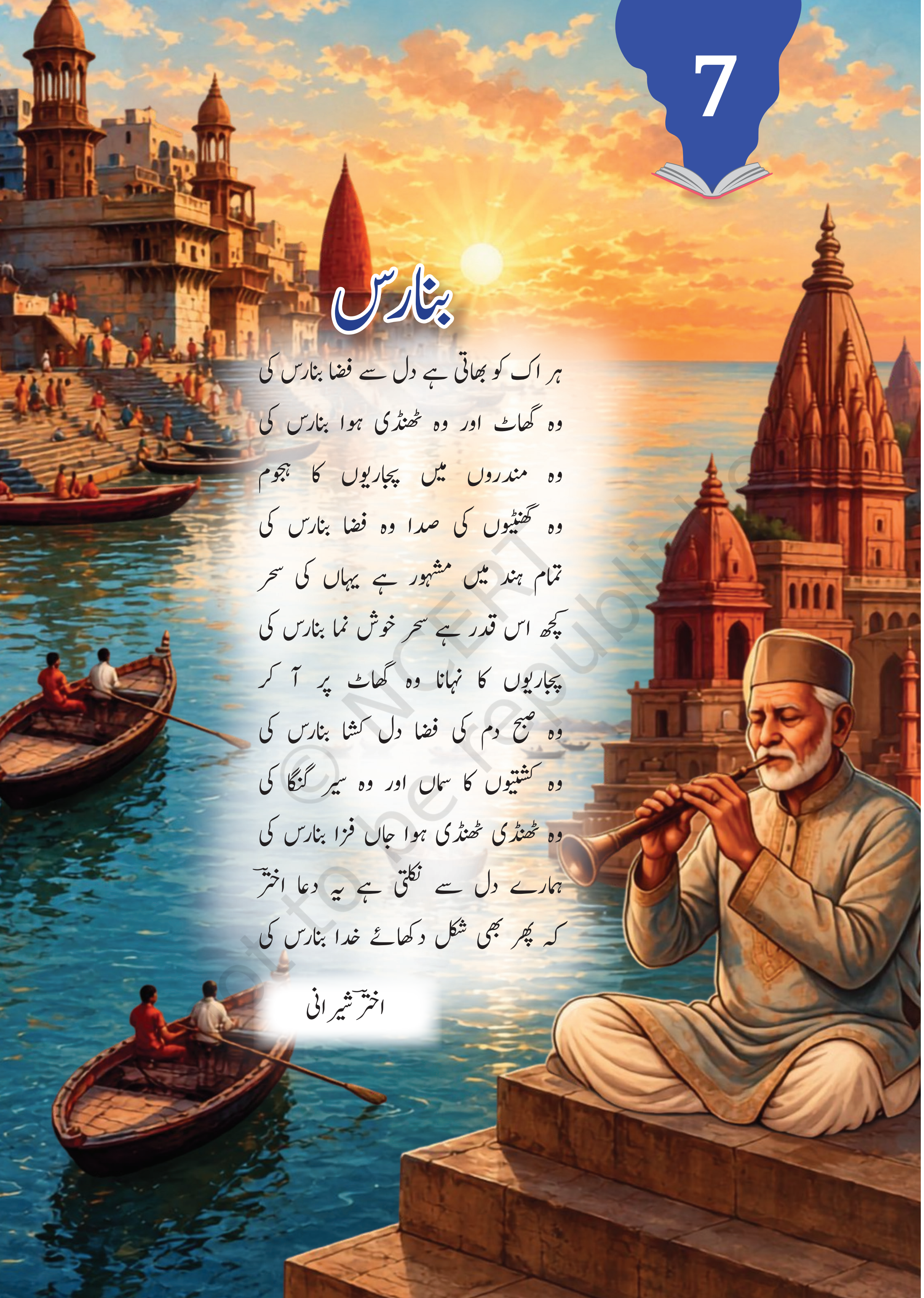

7

بنارس

ہر اک کو بھاتی ہے دل سے فضا بنارس کی
وہ گھاٹ اور وہ ٹھنڈی ہوا بنارس کی
وہ مندروں میں پجاریوں کا ہجوم
وہ گھنٹیوں کی صدا وہ فضا بنارس کی
تمام ہند میں مشہور ہے یہاں کی سحر
کچھ اس قدر ہے سحر خوش نما بنارس کی
پجاریوں کا نہانا وہ گھاٹ پر آ کر
وہ صبح دم کی فضا دل کشا بنارس کی
وہ کشتیوں کا سماں اور وہ سیر گنگا کی
وہ ٹھنڈی ہوا جاں فزا بنارس کی
ہمارے دل سے نکلتی ہے یہ دعا اخترؔ
کہ پھر بھی شکل دکھائے خدا بنارس کی

اخترؔ شیرانی

© NCERT not to be republished

پڑھیے اور سمجھیے

فضا	ماحول
صدا	آواز
سحر	صبح
خوش نما	خوب صورت
گھاٹ	دریا یا تالاب کے کنارے بنی ہوئی سیڑھیاں جہاں لوگ پانی بھرتے یا نہاتے دھوتے ہیں
جاں فزا	تازگی اور قوت دینے والا

سوچیے اور بتائیے

1. بنارس کی فضا کیسی تھی؟

2. شاعر نے بنارس کی خوبصورتی کو کس طرح بیان کیا ہے؟

3. نظم میں قدرتی حسن کی کون کون سی مثالیں دی گئیں ہیں؟

© NCERT not to be republished

4. شاعر نے بنارس کو جنت جیسا کیوں کہا ہے؟

5. شاعر نے نظم کے آخری شعر میں کیا پیغام دیا ہے؟

مصرعے مکمل کیجیے

1. وہ گھنٹیوں کی صدا اور ______ بنارس کی
2. تمام ہند میں مشہور ہے یہاں کی ______
3. کچھ اس قدر ہے سحر خوش نما ______ کی
4. ہمارے دل سے نکلتی ہے یہ دعا ______
5. کہ پھر بھی شکل دکھائے ______ بنارس کی

صحیح جملوں پر (✓) اور غلط جملوں پر (✗) کا نشان لگائیے۔

- شاعر بنارس سے محبت کرتا ہے۔ ☐
- بنارس کی فضا خراب تھی۔ ☐
- نظم کے شاعر اختر شیرانی ہیں۔ ☐
- بنارس خوب صورت نہیں ہے۔ ☐
- بنارس میں پجاری گھاٹ پر نہیں نہاتے ہیں۔ ☐

© NCERT not to be republished

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

الفاظ	متضاد
خوش	
صبح	
ٹھنڈا	
مشہور	
خوش نما	

درج ذیل واحد کے جمع لکھیے

واحد	جمع
قضا	
صدا	
دُعا	
کشتی	

© NCERT not to be republished

لکھیے

اپنے کسی پسندیدہ شہر کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبا سے بنارس، گنگا اور مختلف تاریخی شہروں کے بارے میں کچھ گفتگو کرائی جاسکتی ہے۔
- بنارس کے گھاٹوں، مندروں اور صبح کے دل کش مناظر کا ویڈیو دکھایا جاسکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

پڑھنے کے لیے

رادھا کا انعام

رادھا بہت خوش اور مطمئن تھی۔ اُس نے ”پودا اُگاؤ انعام پاؤ“ مقابلے میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پودے اُگانے کا اُسے کوئی تجربہ نہیں تھا مگر مقابلے میں جانے اور انعام پانے کا بڑا جوش تھا۔ اس نے یہ بات کسی کو بتائی بھی نہیں تھی۔ اپنی ماں اور بہن تک کو بھی اپنے اس منصوبے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

اُسے پتہ تھا کہ پودوں کو مٹّی اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مٹّی میں بیج ڈال دو تو پودا اُگ جاتا ہے۔ اُسے اپنے منصوبے کی کامیابی کا پورا یقین تھا۔ اُس نے بڑے شوق کے ساتھ ایک مٹّی کا گملا لیا اور اُس میں

کچھ مٹّی بھر لی۔ پڑوس کے پارک سے گُل مہندی کے کچھ بیج لے کر انھیں مٹّی میں دبا دیا۔ تھوڑا سا پانی ڈالا اور

گملے کو گھر میں ایک اندھیرے کونے میں رکھ دیا تاکہ وہاں وہ کسی کو دکھائی نہ دے۔ روز صبح و شام وہ گملے کو دیکھتی رہتی۔

دو دن بعد اُس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا جب اُس نے دیکھا کہ ننھے ننھے کلّے مٹّی میں سے اپنا سر نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چار دن بعد پودے دو تین انچ بڑے ہو گئے مگر ان میں کچھ گڑبڑ تھی۔ وہ سب دُبلے پتلے، پیلے اور ریڑھ کی ہڈی کی طرح لگ رہے تھے۔ رادھا کو بہت پریشانی ہوئی۔ جتنا وہ پودوں کی طرف دیکھتی اتنی ہی وہ اُداس ہو جاتی، آخر وہ اپنی نا امیدی پر قابو نہ پا سکی تو زور زور سے رونے لگی۔

اُس کی بڑی بہن ریکھا اُسے کونے میں گھُسا روتے دیکھ کر بہت حیران ہوئی۔ پہلے اس بات کا اچھی طرح یقین کر کے کہ رادھا کو کوئی چوٹ نہیں لگی ہے، ریکھا نے اُس سے پوچھا کہ وہ کیوں رو رہی ہے۔ رادھا کچھ دیر خاموش رہی پھر آہستہ آہستہ اُس نے اپنا راز کھول دیا اور اپنی نااُمیدی کی وجہ بتا دی۔ یہ سُن کر اُس کی بہن مسکرائی اور کہا: ”اندھیرے میں بھلا تم پودوں سے کیسے اُمید کر سکتی ہو کہ وہ ٹھیک سے اُگیں گے، انھیں روشنی میں رکھو پھر خود دیکھ لینا۔“

رادھا مسکرائی، سوچا ابھی کیا بگڑا ہے۔ اُس نے گملے کو کھڑکی میں رکھ دیا اور اسکول چلی گئی۔ شام کو جیسے ہی وہ اسکول سے لوٹی سیدھے کھڑکی پر پہنچی اور یہ دیکھ کر اُس کو بہت حیرت ہوئی کہ سب پودے ایک طرف مُڑ گئے ہیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب کھڑکی سے جھانک کر دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگلی شام کو اُس نے دیکھا کہ کچھ پودے کمر جھکائے ہوئے ہیں۔

وہ ریکھا کے پاس گئی اور کہا: ”میرے پودے اب بھی ٹھیک سے نہیں اُگ رہے ہیں۔ میں نے انھیں کھڑکی میں رکھ دیا تھا اور وہ سب کمر جھکائے مُڑے مُڑے سے ہیں۔“

ریکھا نے کہا: ”بدّھو! میں نے تم سے کہا تھا نہ کہ اُنھیں دھوپ میں رکھو۔ اُنھیں باہر صحن میں رکھ دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے؟“ رادھا نے ایسا ہی کیا۔

چار دن گُزر گئے اور یہ دیکھ کر اُسے بہت خوشی ہوئی کہ سارے پودے بالکل ہرے بھرے اور

تروتازہ تھے۔مقابلے میں پورے دس دن باقی تھے۔وہ روز پودوں کو پانی دینے لگی۔ایک دن اُس نے دیکھا کہ ایک پودے میں ایک پتّی بس آدھی ہے۔آدھا حصہ لگتا ہے جیسے کسی نے چبالیا ہو۔اُس کے پودے ایک بار پھر خطرے میں تھے۔

وہ دوڑ کر گھر میں گئی اور ریکھا کو پُکارا۔اُس کی بہن آئی اور اُس نے ایک چھوٹے سے کیٹر پلر کو ڈھونڈ لیا جو پتّی چبا رہا تھا۔ریکھا فوراً ایک سفید پاؤڈر لائی اور پتیوں پر چھڑک دیا۔کیٹر پلر پودے سے لڑھک گیا اور رادھا نے چین کی سانس لی۔

رات کو اپنے پودے کے بارے میں سوچتے ہوئے اُسے خیال آیا کہ ان میں پھول آنے میں کئی دن لگیں گے۔پڑوسیوں کے مالی سے اُس کی دوستی تھی،اُس نے طے کیا کہ اُس سے پوچھے گی کہ کیا کیا جائے؟ وہ چاہتی تھی کہ جیسے بھی ہو مقابلے کے دن ان میں پھول کھلے ہوں۔اگلے دن رادھا نے مالی سے بہت اطمینان

سے اس طرح پوچھا کہ اُس کو اصل بات کا پتہ بھی نہیں چلا۔

بوڑھا مالی بہت اچھا تھا۔ اُس نے کہا: ”رادھا بیٹا! یہ پاؤڈر دیکھو۔ یہ تمھارے پودوں کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ میں تمھیں ایک چمچہ یہ پاؤڈر دے دوں گا۔ اُسے پانی میں گھول کر پودوں پر چھڑک دینا۔ پر بہت سنبھل کر اور اُس کے بعد فوراً ہاتھ دھو لینا۔“

رادھا نے بالکل ایسا ہی کیا۔ ایک ہفتہ گزر گیا، کچھ نہیں ہوا۔ وہ بہت بے چین اور پریشان ہو گئی۔ وہ انعام سے ہاتھ دھونا نہیں چاہتی تھی۔ اُس نے پودوں کو غور سے دیکھا تو اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اُسے ننھی ننھی کلیاں دکھائی دیں۔ اُس کی محنت کا انعام مل گیا۔ دو دن بعد اُسے کلیوں میں رنگ نظر آنے لگا۔

مقابلے والے دن کی صبح رادھا اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکی سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی وہ دوڑ کر باہر گئی۔ اُس کے پودوں میں شاندار پھول کھلے ہوئے تھے اور اوس کی بوندوں سے جگمگا رہے تھے۔ اُس نے پھولوں کو غور سے دیکھا۔ وہ سچ مچ اتنے بڑے تھے کہ اُس نے اتنے بڑے پھول کبھی نہیں دیکھے تھے اور

ان کا رنگ بھی بہت انوکھا تھا۔ وہ گہرے اُودے رنگ کے تھے اور ان پر پتلی پتلی سفید دھاریاں پڑی تھیں۔ وہ انھیں فوراً اُس پنڈال میں لے جانا چاہتی تھی جہاں پھولوں کو سجایا جانا تھا مگر اُسے دس بجے تک انتظار کرنا تھا۔ پھر اپنے سب سے اچھے کپڑے پہن کر وہ اتراتی ہوئی اپنا گملا اٹھا کر پنڈال میں لے گئی۔

جیسے ہی وہ پنڈال میں گھسی لوگ اُس کے پھولوں کے پیارے رنگ کی تعریف کرنے لگے۔ کسی نے اتنے خوب صورت پھول نہیں دیکھے تھے اور وہ بھی اتنے بڑے۔ جیسی امید تھی رادھا کے پھول، سب سے اچھے پائے گئے اور اُسے انعام ملا۔ مقابلے کا انتظار کرنے والوں نے کہا کہ یہ گل مہندی کی ایک نئی قسم ہے اور انھوں نے پودے کی اس نئی قسم کا نام رادھا رکھ دیا۔

اندل اننتھا نرائن

مترجم: عارف نقوی

© NCERT not to be republished

8

بیہو

ہندوستان کے شمال مشرق میں کئی ریاستیں ہیں۔ ان میں آسام بھی ہے۔ ہندوستان کے اس علاقے میں کئی طرح کے تہوار منائے جاتے ہیں۔ ان میں ایک مشہور تہوار ''بیہو'' ہے۔

بیہو کو آسام کا سب سے بڑا تہوار مانا جاتا ہے۔ اس میں بچے، جوان، بوڑھے سب شامل ہوتے

ہیں۔ اس تہوار میں کسی طرح کا بھید بھاؤ نہیں برتا جاتا۔ یہ سال میں تین بار منایا جاتا ہے۔ تینوں کے الگ الگ نام بھی ہیں۔ بوہاگ بیہو، ماگھ بیہو، کائی بیہو۔ ان تینوں میں بوہاگ بیہو سب سے زیادہ دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ ہم یہاں آپ کو بوہاگ بیہو کے بارے میں بتائیں گے۔

اپریل کے مہینے میں گرمی شروع ہو جاتی ہے لیکن آسام میں پیڑ پودے تر و تازہ رہتے ہیں۔ ہوا پھولوں کی مہک سے بھر جاتی ہے۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں چڑیوں کی چہچہاہٹ گونجنے لگتی ہے۔ لوگ خوشی سے ناچنے گانے لگتے ہیں۔ بوہاگ آسام کا پہلا مہینہ بھی ہے۔ لوگ اس موقعے پر پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ اپنی خوشی اور چین کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔

بوہاگ بیہو کے موسم میں تیز ہوائیں چلتی ہیں۔ لوگ یہ مانتے ہیں کہ ''بر دے چلا'' نام کی ایک عورت اپنے میکے آتی ہے۔ اسی کی وجہ سے تیز ہوا چلتی ہے۔ تیز ہوا کے ساتھ پانی برستا ہے۔ بیہو کے ساتھ ہی کھیتی باڑی شروع ہو جاتی ہے۔

اس تہوار کے پہلے دن صبح سویرے گھریلو جانوروں کو نہلا دھلا کر صاف ستھرا کرتے ہیں۔ گایوں کے پیر دھوتے ہیں۔ ان کے سینگوں اور کھُروں میں تیل لگاتے ہیں۔ کبھی کبھی گایوں کو پھولوں سے سجاتے بھی ہیں۔ ان گایوں کو پاس کے تالاب یا ندی پر لے جاتے ہیں۔ کسی خاص پیڑ کی ٹہنی سے دھیرے دھیرے ان جانوروں کو مارتے بھی جاتے ہیں۔ بانس کے کھوکھلے ٹکڑے میں بیگن، گھیا اور دوسری سبزیاں رکھ کر ان گایوں پر پھینکتے جاتے ہیں۔ ساتھ میں گیت بھی گاتے رہتے ہیں۔

تہوار کے دوسرے دن سب ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کرنے ان کے گھر جاتے ہیں۔ اس موقعے پر خاص طرح کے کھانے پینے کا انتظام ہوتا ہے۔ زیادہ تر چیوڑا، دہی اور مٹھائی کھلانے کا رواج ہے۔ رومال اور گمچھا بھی تحفہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ یہ آپس کی محبت اور میل جول کو ظاہر کرتا ہے۔ بچے اس دن تحفے پا کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ تحفوں کے لین دین کو ''بہوان'' کہتے ہیں۔

بیہو کے تیسرے دن مذہبی جلسہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر ساتویں دن سات طرح کی سبزیاں پکائی جاتی ہیں۔ سب مل جل کر کھاتے ہیں۔ اسے ''ہات ساگ'' کہا جاتا ہے۔ بیہو کے موقعے پر کئی طرح کے کھیل بھی ہوتے ہیں۔ ایک ایسا کھیل بھی ہوتا ہے جس میں دو آدمی حصہ لیتے ہیں۔ دونوں کے ہاتھ میں انڈے ہوتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے پر نشانہ لگاتے ہیں۔ کچھ لوگ کبڈّی اور گیند

© NCERT not to be republished

کھیلتے ہیں۔ عورتیں زیادہ تر کوڑیوں سے کھیلتی ہیں۔ گاؤں کے جوان اور ادھیڑ عمر کے لوگ جھنڈ بنا کر آنگن میں ناچتے گاتے ہیں۔ اصل ناچنے والا بیچ میں ہوتا ہے جس کے چاروں طرف دوسرے ناچنے والے ہوتے ہیں۔

بیہو کے موقع پر میلہ بھی لگتا ہے۔ مختلف علاقوں میں اس میلے کے الگ الگ نام ہوتے ہیں۔ بیہو آسام کا ایک ایسا تہوار ہے جو شہر اور گاؤں دونوں میں خوب دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

ادارہ

پڑھیے اور سمجھیے

بھید بھاؤ	فرق / امتیاز
مشرق	پورب
چہچہاہٹ	پرندوں کی میٹھی آواز
تر و تازہ	ہرا بھرا
مہک	خوش بو

سوچیے اور بتائیے

1. بیہو کو آسام کا سب سے بڑا تہوار کیوں کہا جاتا ہے؟

2. بوہاگ بیہو کب منایا جاتا ہے؟

© NCERT not to be republished

3. تہوار کے پہلے دن گایوں کو کیسے سجایا جاتا ہے؟

4. بیہو تہوار کی کتنی قسمیں ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

5. بیہو کے موقع پر کون کون سے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھریے

1. بوہاگ بیہو ______ کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔
2. بیہو سال میں ______ بار منایا جاتا ہے۔
3. تہوار کے پہلے دن ______ کو نہلایا جاتا ہے۔
4. بچے ______ پا کر خوش ہوتے ہیں۔
5. بیہو ______ کا مشہور تہوار ہے۔

© NCERT not to be republished

کالم 'الف' اور کالم 'ب' کے صحیح جوڑ ملایئے

کالم الف	کالم ب
بیہو	ایک کھیل کا نام
بہوان	تہوار کی خاص ضیافت
ہات ساگ	بوہاگ بیہو کا مہینہ
اپریل	آسام کا مشہور تہوار
کبڈی	سات قسم کی سبزیوں کا کھانا

صحیح جواب چُن کر (✓) کا نشان لگایئے

1. بیہو کس ریاست کا مشہور تہوار ہے؟

(الف) پنجاب ☐ (ب) آسام ☐ (ج) گجرات ☐

2. بیہو سال میں کتنی بار منایا جاتا ہے؟

(الف) دو بار ☐ (ب) تین بار ☐ (ج) چار بار ☐

3. بوہاگ بیہو کس مہینے میں منایا جاتا ہے؟

(الف) اپریل ☐ (ب) جون ☐ (ج) دسمبر ☐

4. تہوار کے دوسرے دن لوگ کیا کرتے ہیں؟

(الف) سفر کرتے ہیں ☐ (ب) ایک دوسرے سے ملتے ہیں ☐

(ج) شکار کرتے ہیں ☐

© NCERT not to be republished

5. بیہو کے موقع پر میلہ کہاں لگتا ہے؟

(الف) صرف شہروں میں ☐

(ب) صرف گاؤں میں ☐

(ج) شہروں اور گاؤں دونوں میں ☐

نیچے دیے گئے حروف کو ملا کر سبق میں سے الفاظ بنائیے

ب	ی	ت	ر	ا	ہ	و	س	م

دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیے

لفظ	متضاد
خوشی	
صبح	
جوان	
گرمی	
شروع	

درج ذیل واحد کی جمع لکھیے

واحد جمع

تحفہ

ریاست

© NCERT not to be republished

تہوار

پودہ

جانور

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

سبق میں ایک لفظ 'رشتہ دار' آیا ہے۔ یہ 'رشتہ' اور 'دار' سے مل کر بنا ہے۔ آپ بھی 'دار' لگا کر پانچ الفاظ بنایئے۔

رشتہ + دار = رشتہ دار

لکھیے

آپ اپنے یہاں کے کسی مشہور تہوار کے بارے میں پانچ جملے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبا سے مختلف تہواروں سے متعلق گفتگو کروائی جا سکتی ہے۔
- بیہو سے متعلق تصاویر یا ویڈیو دکھائی جا سکتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

پڑھنے کے لیے

گرمی کا موسم

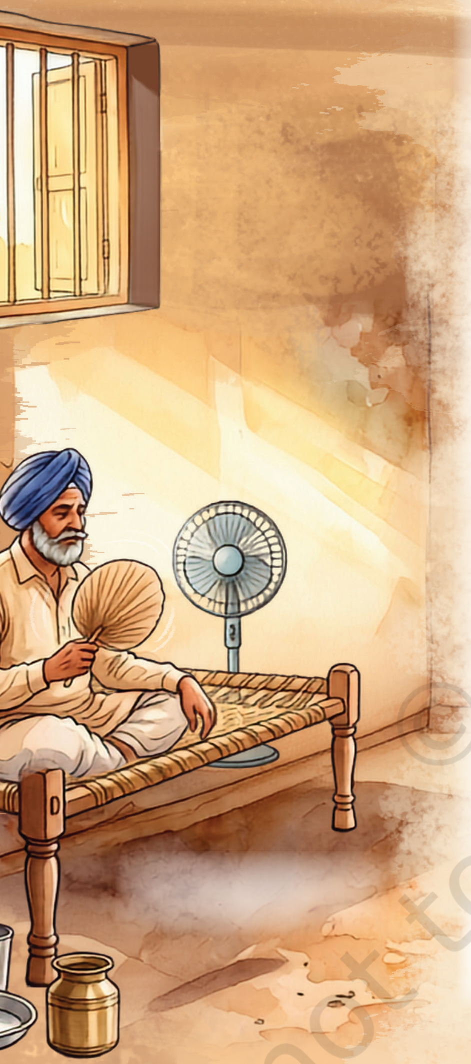

مئی کا آن پہنچا ہے مہینہ
بہا چوٹی سے ایڑی تک پسینہ
بجے بارہ تو سورج سر پہ آیا
ہُوا پیڑوں تلے پوشیدہ سایا
چلی لُو اور تڑاقے کی پڑی دھوپ
لپٹ ہے آگ کی گویا کڑی دھوپ
زمیں ہے یا کوئی جلتا توا ہے
کوئی شعلہ ہے یا پچھوا ہوا ہے
درودیوار ہیں گرمی سے تپتے
بنی آدم ہیں مچھلی سے تڑپتے
نہ پوچھو کچھ غریبوں کے مکاں کی
زمیں کا فرش ہے چھت آسماں کی
نہ پنکھا ہے، نہ ٹٹی ہے نہ کمرہ
ذرا سی جھونپڑی محنت کا ثمرہ
امیروں کو مبارک ہو حویلی
غریبوں کا بھی ہے اللہ بیلی

اسمٰعیل میرٹھی

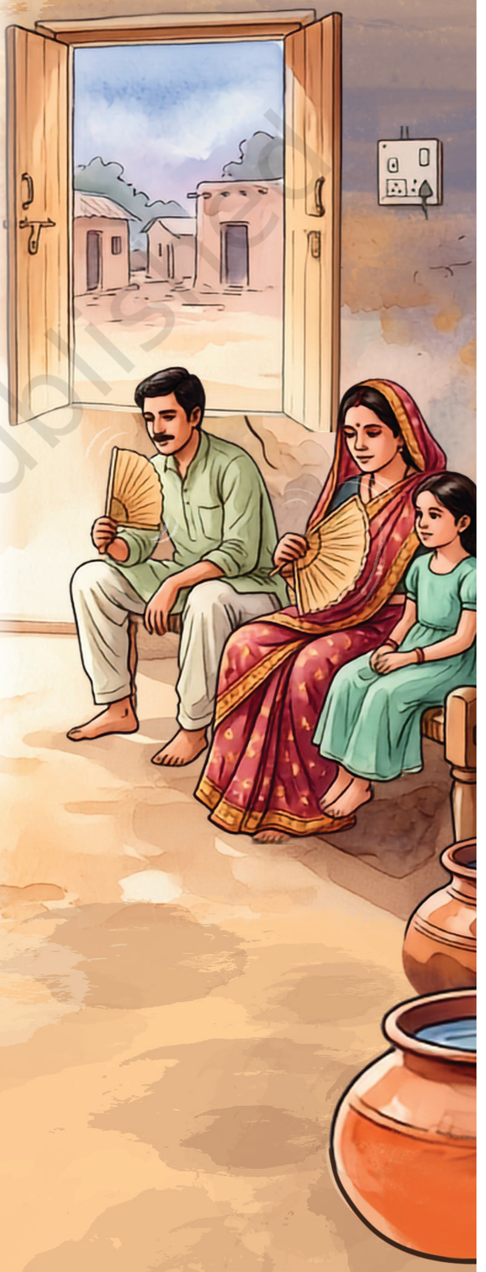

© NCERT not to be republished

9

مدد

ڈیڈی کا تبادلہ جبل پور ہو گیا تھا۔ وہاں کے اسکول میں آج میرا پہلا دن تھا۔ میں اسکول نہیں جانا چاہتی تھی۔ کیوں کہ وہاں میرا کوئی دوست نہیں تھا۔

میں ناشتہ میں جان بوجھ کر دیر کر رہی تھی۔ اُدھر ماں چِلاّ رہی تھی۔ تمھیں کیا ہو رہا ہے انو تمھاری بس چھوٹ جائے گی۔

.....مے.....را.....پاؤں....؟

ہوں! میں سمجھ گئی۔ تم اپنے پاؤں کے اس لنگ کی وجہ سے پریشان ہو۔ مگر تم تو بہادر لڑکی ہو۔ چلو شاباش۔ مجھے یقین ہے تمہارے نئے ساتھی جلد ہی سمجھ لیں گے۔

مگر ماں! میں تو کسی کو جانتی بھی نہیں۔ وہ سب میرا مذاق اُڑائیں گے۔ آپ کو تو پتہ ہے کہ جب کوئی میرا مذاق اُڑاتا ہے تو مجھے کتنا بُرا لگتا ہے۔

نہیں بیٹی! ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ میں نے کاجو کی برفی تمہارے کھانے میں رکھ دی ہے۔ اپنے نئے ساتھیوں کو کِھلانا نہ بھولنا۔ بس اب چلو تمہارے ڈیڈی تمھیں اسکول پہنچا دیں گے۔

اسکول پہنچ کر ڈیڈی مجھے پرنسپل کے پاس لے گئے اور بعد میں چپراسی نے مجھے میری کلاس تک پہنچا دیا۔

راستے میں کچھ بچّے مجھے گھور کر دیکھ رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ میں گھبرائی ہوئی تو تھی ہی، بچوں کے ہنسنے کی وجہ سے اور گھبرا گئی اور فوراً گھر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر ماں کی باتوں نے میری ہمّت بندھائی اور میں کلاس میں چلی گئی۔ ٹیچر نے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا، انورادھا! پہلی لائن میں اُس کُرسی پر بیٹھ جاؤ۔ تمہارے ساتھ والی لڑکی کا نام مالا ہے۔ ''شکریہ میڈم'' میں نے کہا اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اپنے ساتھ مالا کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی۔ وہ خوب صورت لڑکی تھی اور مجھے اچھّی لگی۔ تھوڑی دیر بعد جب وقفے کی گھنٹی بجی تو مالا سے میں نے پوچھا، ''تم کہاں رہتی ہو؟''

مالا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں سمجھی شاید اس نے میری بات نہیں سنی۔ میں دوبارہ پوچھنے ہی والی تھی کہ اتنی دیر میں لڑکیوں کی ایک بھیڑ نے مالا کو گھیر لیا۔ وہ سب باتیں کرنے لگیں۔ مالا انھیں بتا رہی تھی کہ اس نے تیرنا کیسے سیکھا۔ میں اس کے پاس گئی اور پوچھا، ''تم تیرتی ہو مالا؟''

''ہاں۔''

''میں بھی تیرتی ہوں۔''

''اچھا!'' اس نے کہا اور مجھے نظر انداز کر کے پھر اپنی سہیلیوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ مجھے بہت برا لگا۔

اسکول کے بعد جب میں گھر پہنچی تو ماں کا پہلا سوال تھا، ''تمہارا دن کیسا گزرا انّو!'' مجھے رونا آ گیا۔ میں نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا، میں اسکول نہیں جاؤں گی۔ وہاں کی لڑکیاں اچھی نہیں ہیں۔ صبح کچھ بچے مجھ پر ہنس

© NCERT not to be republished

رہے تھے۔ کلاس میں کوئی مجھ سے بولا تک نہیں۔

ماں نے مجھے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔ اچھا اچھا اب رونا بند کرو انو! ابھی کچھ دن اور دیکھو۔ بس اپنا کام ٹھیک ٹھاک کرتی رہو اور تم خود ان سے دوستی کرنے کی کوشش کرو۔ دیکھ لینا، کچھ دن میں ہی سب ٹھیک ہو جائے گا۔

اگلی صبح ماں کے سمجھانے پر میں پھر اسکول جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ کلاس کی طرف جاتے ہوئے میں نے نوٹ کیا کہ آج مجھ پر کوئی ہنسا نہیں۔ مجھے کچھ اطمینان ہوا۔ آخری دو گھنٹے کھیل کے ہوتے تھے۔ مالا اور اس کی سہیلیاں بیڈمنٹن کھیلنے جا رہی تھیں۔ دوسروں کو کھیلتے ہوئے دیکھنا مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔ میں نے مالا سے پوچھا، میں بھی تمہارے ساتھ آ سکتی ہوں؟

تم وہاں کیا کرو گی؟ مالا نے طنزیہ انداز میں کہا، تم کھیل تو سکتی نہیں!

© NCERT not to be republished

ہاں! میں کھیل تو نہیں سکتی مگر چڑیا اٹھا کر تو دے سکتی ہوں۔ میں نے ضد کی۔ مالا نے کچھ دیر سوچا۔ پھر بولی، نہیں آج نہیں۔ آج ہم میچ کھیلنے جا رہے ہیں۔ پھر کبھی سہی، اچھا! چلتے ہیں۔

اس نے اپنا ریکٹ اٹھایا اور گھماتے ہوئے باہر نکل گئی۔ اس کے پیچھے پیچھے کلاس کی ساری لڑکیاں بھی ایک ایک کر کے باہر نکل آئیں۔ میں وہاں اکیلی اور اُداس بیٹھی رہ گئی۔ میں نے کتاب پڑھنے کی کوشش کی مگر اس میں دل نہیں لگا۔

رات کا کھانا کھاتے ہوئے ڈیڈی نے پوچھا،

تمھاری کھیل کی ٹیچر کیسی ہیں انّو!

مجھے کیا پتا؟ میں کھیلنے نہیں جاتی۔

مگر تم ایک اچھی تیراک ہو، کھیل کے گھنٹے میں تیرنے کے لیے کیوں نہیں چلی جاتی؟ تمھیں اچھا لگے گا۔ میں تمھاری ٹیچر سے کہہ کر تمھیں خاص طور سے اجازت دلوا دوں گی۔ ماں نے کہا۔

یہ تو بہت اچھا ہو گا۔ کیا آپ سچ مچ میری ٹیچر سے کہہ دیں گی؟ میں بڑی خوش ہوئی۔

دوسرے دن میں اپنے تیراکی کے کپڑے اور ماں کا خط لے کر اسکول پہنچی اور جاتے ہی وہ خط اپنی ٹیچر کو دے دیا۔ ٹیچر کو بھی یہ بات اچھی لگی اور انھوں نے اجازت دے دی۔

کھیل کے گھنٹے میں سب لڑکیاں کھیلنے کے لیے چلی گئیں۔ کسی نے میری پروا نہیں کی۔ مجھے تھوڑا برا تو لگا مگر پھر میں نے اپنے تیراکی کے کپڑے اٹھائے اور سوئمنگ پول کی طرف چل پڑی۔

پانی کو دیکھ کر مجھے ہمیشہ سکون اور اطمینان کا احساس ہوتا تھا۔ میں غسل خانے میں گئی، نہائی، تیراکی کا لباس پہنا اور سوئمنگ پول کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ میں نے دیکھا پانی میں کچھ بلبلے ابھر رہے تھے۔

یہ کیا ہو سکتا ہے؟ میں غور سے بلبلوں کو دیکھنے لگی۔ اچانک مجھے بالوں کا گچھا سا دکھائی دیا۔

پھر دیکھا کہ کوئی اپنے ہاتھوں کو بری طرح پانی پر پٹخ رہا تھا۔

ایک لڑکی ڈوب رہی تھی۔ میں زور سے چلّائی اور ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ مگر جب آس پاس کوئی نظر نہ

© NCERT not to be republished

آیا تو اسے بچانے کے لیے میں خود پانی میں کود پڑی۔ جب میں اس کے قریب پہنچی تو وہ پھر پانی میں نیچے چلی گئی۔ میں تیزی سے آگے بڑھی اور اس کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ مگر چھوٹے ہونے کی وجہ سے اس کے بال میری پکڑ سے پھسل گئے اور پھر وہ غائب ہو گئی۔ میں نے غوطہ لگایا اور زور سے ہاتھ مار کر اس کا کوٹ پکڑ لیا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے بھی میرا ہاتھ دبوچ لیا۔

ذرا سی دیر میں مجھے لگا کہ میں نیچے کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہوں۔ میں بہت زور سے چلائی مدد، جتنی زور سے مار سکتی تھی اپنے ہاتھ پیر مارے، اس کا کوٹ میرے ہاتھ سے پھسل گیا اور اس کی گرفت بھی میرے ہاتھ سے ڈھیلی پڑ گئی اور وہ پھر نیچے کی طرف بیٹھنے لگی۔ ایک بار پھر تیر کر میں اس کے پاس پہنچی اس کے بال پکڑے اور اسے کھینچنے لگی۔ اب میں سوئمنگ پول کے کنارے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ پانی صاف کرنے کی کھڑکی کے پاس پہنچ کر میں نے اپنے دوسرے خالی ہاتھ سے کھڑکی کو پکڑ لیا اور اپنی سانسیں درست کرنے کے بعد لڑکی کو کھینچ کر پول کی دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔ اپنے جسم کی بچی کھچی طاقت لگا کر میں پھر چلائی "مدد۔۔۔مدد۔۔۔۔۔"۔

اب مجھے کچھ آوازیں سنائی دیں، "مدد۔۔۔۔" میں پھر چلائی۔ دو لڑکیاں بھاگتی ہوئی آئیں اور مجھے پول میں کھڑے دیکھ کر پوچھنے لگیں، کیا ہوا انورادھا؟

مالا پلیز! اس لڑکی کو باہر نکالنے میں میری مدد کرو۔ میں نے جلدی سے کہا۔

مالا بولی، ارے! یہ تو میری بہن کلا ہے۔ اس نے کہا اور پیٹ کے بل زمین پر لیٹ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اندر لٹکائے اور کلا کو باہر کھینچنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ اسے باہر نہیں نکال پائی۔ میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی کیوں کہ کلا بھاری جسم کی تھی۔

مالا نے اپنی سہیلی کو پکارا، نیلا! میری مدد کرو، جلدی...

مالا اور نیلا نے مل کر کلا کو باہر کھینچا اور زمین پر لٹا دیا۔

دوڑ کر ڈاکٹر کو بلاؤ۔ نیلا... جلدی فوراً۔ مالا چلائی۔

© NCERT not to be republished

پھر میں بھی گھٹنوں کے بل چڑھ کر سوئمنگ پول سے باہر نکل آئی۔ مالا نے میری طرف کچھ شبہے کے انداز میں دیکھا۔

تم نے کلا کو سوئمنگ پول میں کیوں دھکّا دیا؟ اس نے کھُردرے لہجے میں پوچھا۔ اس کے الفاظ سے مجھے سچ مچ بڑا دکھ ہوا، میں نے دھکّا نہیں دیا، جب میں یہاں آئی تو یہ ڈوب رہی تھی۔ میں نے دھیرے سے کہا۔

جلد ہی ڈاکٹر آ گئی۔ اس نے کلا کو فوری امداد دی اور کمبل میں لپیٹ دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد کلا نے آنکھیں کھولیں۔ اتنی دیر میں پرنسپل بھی وہاں پہنچ گئیں۔ ایک چپراسی کلا

کے لیے گرم دودھ لے آیا۔

پرنسپل نے مجھ سے پوچھا: اب بتاؤ انورادھا! کیا ہوا تھا؟

میں یہاں تیرنے آئی تھی۔ میں نے دیکھا کلا ڈوب رہی ہے...

© NCERT not to be republished

مگر میڈم لیکن مالا کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی اس گھبراہٹ کی حالت میں کلا نے پرنسپل کی ساڑی کھینچی اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی کمزور سی آواز میں بولی:

میڈم اس لڑکی نے مجھے بچایا ہے۔

پرنسپل صاحبہ نے میری پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا: شاباش! تم بہت بہادر ہو۔ جاؤ جاکر اپنے کپڑے بدل لو۔ ورنہ تمھیں زکام ہو جائے گا۔

میں نے کپڑے بدلے اور پھر کلا کے پاس بیٹھ گئی۔ میرے پیروں میں بڑا درد ہو رہا تھا بیٹھے بیٹھے انھیں دبانے لگی۔ مالا کچھ جھینپی جھینپی میرے پاس آئی اور بولی: تم تھک گئی ہو گی۔ لاؤ میں تمھارے پیر دبا دوں اور وہ میرے پیر دبانے لگی۔ اب کچھ آرام ملا؟ مالا نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

ہاں! میں ٹھیک ہوں اور کلا بھی ٹھیک ہو رہی ہے۔ میں نے کہا۔

وہ تو سچ مچ ڈوب جاتی... بس تمھاری وجہ سے بچ گئی۔ مالا نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ سب لڑکیوں نے مجھے اپنے گھیرے میں لے لیا اور ہم ساتھ ساتھ گھر واپس گئے۔

پربھا چندر شیکھر

پڑھیے اور سمجھیے

نمایاں	ظاہر ہونا، نظر آنے والا
طنزیہ انداز	مذاق اڑانا
بلبلے	ہوا یا گیس سے بھرے ہوئے چھوٹے گولے جو پانی کی سطح پر بنتے ہیں
دبوچنا	اچانک مضبوطی سے پکڑنا
شبہہ	شک، کسی بات کے صحیح ہونے پر یقین نہ ہونا
امداد	مدد کی جمع

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

1. ماں نے انورادھا کو اسکول جانے کے لیے کس طرح آمادہ کیا؟

2. انورادھا اسکول پہنچ کر کیوں گھبرائی ہوئی تھی؟

3. انورادھا کے رونے کی کیا وجہ تھی؟

4. ڈوبتی ہوئی لڑکی کو انورادھا نے کس طرح بچایا؟

5. پانی کو دیکھ کر انورادھا کو کیسا لگا؟

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھریے۔

- میں نے کاجو ______ برفی تمھارے کھانے میں رکھ دی ہے۔ اپنے ساتھیوں کو کھلانا نہ بھولنا۔
- ٹیچر نے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا انورادھا پہلی لائن میں اس کرسی ______ بیٹھ جاؤ۔
- دوسرے دن میں اپنے تیراکی کے کپڑے اور ماں ______ خط لے کر اسکول پہنچی۔
- جب آس پاس کوئی نظر ______ آیا تو اسے بچانے کے لیے میں خود پانی میں کود پڑی۔

صحیح جملوں پر (✓) اور غلط جملوں پر (✗) کا نشان لگائیے۔

- بچوں کے گھورنے اور ہنسنے کی وجہ سے انورادھا گھبرا گئی تھی۔ ☐
- دوسرے بچوں کو کھیلتا ہوا دیکھ کر انورادھا کو کوئی خوشی محسوس نہیں ہوئی تھی۔ ☐
- پانی کو دیکھ کر انورادھا کو سکون اور اطمینان کا احساس ہوتا تھا۔ ☐
- انورادھا کوشش کے باوجود کلا کی جان نہیں بچا سکی۔ ☐

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

لفظ	متضاد
دوست	
مشہور	
سوال	
ہنسنا	

© NCERT not to be republished

لکھیے

- انورادھا خصوصی اہمیت کی حامل ہونے کے باوجود بہت اچھا تیرنا جانتی تھی۔ ہندوستان کی مشہور تیراک خواتین کے نام لکھیے۔
- انورادھا بہت اچھی تیراک تھی اور پانی کو دیکھ کر اسے سکون اور اطمیان کا احساس ہوتا تھا۔ پانی کو دیکھ کر آپ کو کیسا محسوس ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں چند جملے لکھیے

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبا سے مدد کے موضوع پر گفتگو کروائی جاسکتی ہے۔
- طلبا کو خصوصی بچوں پر ایک ویڈیو کلپ دکھائی جاسکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

برسات

برسات سر پہ آئی　　کالی گھٹائیں لائی
گِھر گِھر کے آئے بادل　　ہر سمت چھائے بادل
ہر پھر کے آ رہے ہیں　　گِھر گِھر کے آ رہے ہیں
موتی لُٹا رہے ہیں　　دریا بہا رہے ہیں
بجلی چمک رہی ہے　　کھیتوں کو تک رہی ہے
کیا مست ہیں ہوائیں　　گھنگھور ہیں گھٹائیں
وہ بوند بوند ٹپکی　　پھر لگ گئی جھڑی سی
پانی کا شور دیکھو　　پانی کا زور دیکھو
لہرا رہی ہیں نہریں　　بل کھا رہی ہیں نہریں
باغوں میں شان آئی　　کھیتوں میں جان آئی
سبزہ نکھار پر ہے
کھیتی بہار پر ہے

الطاف حسین حالیؔ

© NCERT not to be republished

پڑھیے اور سمجھیے

گھٹائیں	گہرے اور کالے بادل
سمت	طرف، رخ، دشا
پہر	وقت کا حصہ (دن اور رات کے آٹھ پہر ہوتے ہیں)
موتی لٹانا	یہاں اس سے مراد بارش کے خوب صورت قطروں کا گرنا ہے
گھنگھور	بہت گہرے کالے بادل
جھڑی لگنا	مسلسل اور لگاتار بارش کا ہونا
نکھار	تازگی، خوب صورتی

سوچیے اور بتایئے

1. برسات کے آنے پر آسمان پر کیا سماں ہوتا ہے؟

2. شاعر نے بارش کے چمکتے ہوئے قطروں کو کس قیمتی چیز سے موازنہ کیا ہے؟

3. بارش ہونے سے ہوائیں اور گھٹائیں کیسی ہو گئی ہیں؟

© NCERT not to be republished

4. برسات کی وجہ سے کھیتوں کی حالت کیسی ہو گئی ہے؟

ہم آواز الفاظ لکھیے

نظم کو غور سے پڑھ کر درج ذیل الفاظ کے ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیے

- آئی
- ہوائیں
- شور

مذکر اور مؤنث الگ کیجیے

نظم میں استعمال درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ خانے میں لکھیے

(الفاظ: بادل، بجلی، پانی، ہوا، دریا، نہر)

- مذکر الفاظ
- مؤنث الفاظ

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے

برسات

بجلی

موتی

© NCERT not to be republished

گھنگھور ______________________

سبزہ ______________________

لکھیے

بارش کے منظر کی تصویر بنائیے، اس میں رنگ بھریے۔

اساتذہ کے لیے ہدایات

- طلبا سے اُن کے پسندیدہ موسم پر گفتگو کروائی جاسکتی ہے۔
- طلبا سے نظم مناسب لب ولہجہ اور ترنم کے ساتھ بارش میں پڑھوائی جاسکتی ہے۔
- طلبا سے برسات کے موسم پر لائبریری سے دوسرے شاعروں کی نظمیں تلاش کروائی جاسکتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

پڑھنے کے لیے

عالمی حدّت

جون کی ایک گرم شام تھی۔ سورج ڈوبنے والا تھا مگر گرمی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ بچے روز کی طرح باغیچے سے گھر واپس آئے، لیکن آج وہ خاموش اور اُداس تھے۔

دادا جان چارپائی پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔ بچوں کی طرف دیکھ کر اُنھوں نے پوچھا: ”ارے بھئی!

آج تم سب اتنے خاموش کیوں ہو؟ کیا کسی سے جھگڑا ہو گیا؟“

”نہیں دادا جان! رات کی آندھی میں باغیچے کا پُرانا پیڑ گر گیا۔“ مریم کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

”کون سا پیڑ؟ برگد!!؟“ دادا جان نے چونک کر پوچھا۔ انھوں نے اخبار ایک طرف رکھا اور جلدی سے مریم کو گلے لگا کر دِلاسا دینے لگے۔

یوسف نے افسوس سے کہا: ”جی، وہی پُرانا برگد جس کے نیچے ہم روز کھیلتے تھے، گرمی میں لوگ آرام کرتے تھے اور جہاں پرندے گھونسلے بناتے تھے۔“

مریم بولی: ”آج تو باغ میں تھوڑی دیر کھڑا ہونا مشکل ہوگیا۔ ہر طرف دھوپ ہی دھوپ، گرمی ہی گرمی۔“

اتنے میں دادی اماں بھی باہر آ گئیں اور بولیں: ”ہمارے بچپن میں بھی تو گرمی پڑتی تھی۔ مگر اتنی زیادہ نہیں۔ ہم دوپہر میں بھی پیڑوں کے نیچے کھیلا کرتے تھے۔ اب تو موسم ہی بدل چکا ہے۔“

اسی وقت ایک پیاسی چڑیا صحن میں رکھی مٹی کی کونڈی کے کنارے آ بیٹھی اور جلدی جلدی پانی پینے لگی۔

مریم نے کہا: دادا جان! لگتا ہے اسے بھی بہت گرمی لگ رہی ہے۔

دادا جان نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”یہ صرف گرمی نہیں ہے بیٹا! بدلتے ہوئے ماحول کی نشانی ہے۔“

یوسف نے فوراً پوچھا: ”دادا جان! کیا یہ سب عالمی حدت (Global warming) کی وجہ سے ہو رہا ہے؟“

”بالکل!“ دادا جان نے جواب دیا۔ ”عالمی حدت آج پوری دنیا کا ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔“

ثنا نے پوچھا: ”عالمی حدت کیا ہوتی ہے دادا جان!؟“

دادا جان نے سمجھاتے ہوئے کہا: ”جب پوری دنیا میں حرارت کا درجہ لگاتار بڑھنے لگے تو اُسے ’عالمی حدت‘ کہتے ہیں۔“

مریم نے پوچھا: ”حرارت کا درجہ مطلب؟؟؟“

یوسف نے مریم کے سر پہ ہاتھ مارا۔ ”حرارت مطلب گرمی!، اتنا بھی نہیں سمجھتی!!“۔

دادی جان نے مریم کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرا۔ ”ابھی وہ چھوٹی ہے۔“

© NCERT not to be republished

مریم نے اپنے سوال جاری رکھے: ”زمین کی گرمی کیوں بڑھ رہی ہے؟“

دادا جان بولے: ”کارخانوں اور گاڑیوں میں مختلف ایندھن کے جلنے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین اور دوسری گیسیں ہوا میں شامل ہو جاتی ہیں۔ یہ گیسیں زمین کے گرد ایک ایسی چادر بنا دیتی ہیں جو گرمی کو باہر نکلنے نہیں دیتی۔“

یوسف ہنستے ہوئے بولا: ”یعنی زمین نے چادر اوڑھ لی ہے؟“۔

دادا جان بھی مسکرا دیے۔ ”ہاں، لیکن یہ ایسی چادر ہے جو انسانوں نے زبردستی زمین پر بچھائی ہے۔“

بچے ہنس پڑے۔

اسی دوران امی ٹھنڈا پانی اور شربت لے کر آئیں۔ سب نے گلاس ہاتھ میں لیے تو امی بولیں: ”اس سال تو بجلی کا خرچ بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ ہر وقت پنکھے، کولر اور ایئر کنڈیشنر چلتے رہتے ہیں۔ پانی کی بھی کمی ہو رہی ہے۔“

”صحیح کہہ رہی ہو بیٹا!“ دادی اماں نے کہا۔ ”پہلے نہ اتنی گرمی تھی اور نہ پانی کی اتنی پریشانی۔“

یوسف نے شربت پیتے ہوئے کہا: ”دادا جان! ٹیلی ویژن پر اکثر سیلاب، طوفان اور جنگلوں میں آگ لگنے کی خبریں آتی ہیں۔ کیا یہ بھی گلوبل وارمنگ کی وجہ سے ہے؟“

”جی، بالکل!“ دادا جان نے جواب دیا۔ ”عالمی حدت کی وجہ سے موسموں میں تیزی سے تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ کہیں خوب بارشیں ہو رہی ہیں اور کہیں سوکھا پڑ رہا ہے۔ طوفان آنے اور جنگلوں میں آگ لگنے کے خطرے بھی بڑھ رہے ہیں۔“

”ہاں! پچھلے سال ہم نے خبروں میں دیکھا تھا کہ کئی گھر سیلاب میں ڈوب گئے تھے۔ لوگ اپنی جان بچانے کے لیے گھر چھوڑ کے بھاگ رہے تھے۔“ مریم نے کہا۔

”جی!!“ دادا جان نے مریم کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:

”اس سے لوگوں کے گھر برباد ہو جاتے ہیں، کھیتی باڑی کو نقصان پہنچتا ہے اور مالی پریشانیاں بھی بڑھتی ہیں۔“

© NCERT not to be republished

تبھی ابو اور چچا بھی دفتر سے واپس آ گئے۔ بچے بھاگ کے اُن سے لپٹ گئے۔ انھوں نے اپنا سامان ایک طرف رکھا، بچوں کو گود میں بٹھایا اور شربت کے گلاس اُٹھا کر بات چیت میں شامل ہو گئے۔ ابّو نے کہا: ”ابھی گھر آتے ہوئے دیکھا کہ ایک آدمی سڑک کے کنارے بے ہوش پڑا ہے۔ کچھ لوگ اُس کے چہرے پہ پانی چھڑکتے اور پانی پلانے کی کوشش کر رہے تھے۔“

”گرمی کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہو گئی تھی۔“ چچا بولے۔

بچے حیران رہ گئے۔ ”کیا گرمی اتنی خطرناک بھی ہو سکتی ہے؟“ یوسف نے پوچھا۔

”جی ہاں!“ ابو نے جواب دیا۔ ”تیز گرمی کبھی کبھی جان لیوا ہو سکتی ہے۔“

امّی نے پوچھا: ''میں نے یہ بھی سنا ہے بیٹی۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کی برف پگھل رہی ہے۔''

''تم نے صحیح سنا ہے۔'' دادا جان بولے۔ ''برف کے تودے پگھلنے سے سمندروں کا پانی بڑھ رہا ہے۔ اگر عالمی حدت بڑھتی رہی تو سمندری کناروں پر آباد علاقے خطرے میں پڑ جائیں گے۔''

یوسف نے سوال کیا: ''اور ہماری فصلوں پر بھی عالمی حدت کا اثر پڑتا ہے؟''

دادا جان نے جواب دیا: ''تیز گرمی، بے وقت کی بارش اور سوکھا سے کھیتی باڑی اور پیداوار پر خراب اثرات پڑتے ہیں۔ اس سے غذائی مسئلے بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔''

مریم نے فکرمندی سے کہا: ''تو کیا اس کا اثر ہماری صحت پر بھی پڑے گا؟''

''یقیناً!'' دادا جان نے جواب دیا۔ ''تیز گرمی، ہوائی آلودگی اور بدلتے موسم کی وجہ سے سانس اور جِلد کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔''

کچھ دیر کے لیے سب خاموش ہو گئے۔ چڑیا دوبارہ پانی پینے آئی تو اُس پر بچوں کی نظریں جم گئیں۔

پھر مریم نے آہستہ سے پوچھا: ''دادا جان! اگر مسئلہ اتنا بڑا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟''

دادا جان کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ ''بیٹا! یہی سب سے اہم سوال ہے۔''

چچا نے کہا: ''صرف حکومت کے کام کرنے سے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔''

''بالکل صحیح!'' دادا جان بولے۔ ''اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہم سب کو مل جل کر کوششیں کرنی ہوں گی۔''

ابّو نے فوراً کہا: ''زیادہ سے زیادہ پیڑ لگانے چاہییں۔''

''اور جو پیڑ موجود ہیں ان کی حفاظت بھی کرنی ضروری ہے۔'' مریم نے زور دے کر کہا۔

دادی امّاں بولیں: ''ہمیں پانی اور بجلی کی بچت کرنی چاہیے۔''

ابّو نے کہا: ''سورج، پانی اور ہوا سے پیدا ہونے والی بجلی کا استعمال کرنا ہو گا۔''

امی نے کہا: '' گھر کے پنکھے اور بتّیاں اُسی وقت استعمال کریں جب اُن کی ضرورت ہو۔ یہ بھی ہماری

ذمہ داری ہے۔"

یوسف نے کہا: "سائیکل کا استعمال بڑھانا چاہیے اور چھوٹے فاصلوں کے لیے پیدل چلنا چاہیے۔"

مریم بولی: "پلاسٹک کی تھیلیوں کا استعمال بالکل بند کرنا ہوگا۔"

چچا بولے: "اور ہمیں دوسرے لوگوں کو بھی ماحول کے بارے میں بتانا ہوگا۔"

دادا جان خوش ہو گئے۔ "شاباش! تم سب صحیح سوچ رہے ہو۔ اِن چھوٹے چھوٹے کاموں سے بڑی تبدیلی آسکتی ہے۔"

یوسف نے جوش میں کہا: "دادا جان! آنے والے اتوار کو ہم سب باغیچے جائیں گے اور وہاں نئے پودے لگائیں گے۔"

"میں بھی آؤں گی!" مریم نے فوراً کہا۔ "اور میں ان پودوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لوں گی۔"

چچا نے کہا: "میں اپنے دوستوں کو بھی بُلالوں گا۔"

اتوار کی صبح محلّے کے باغیچے میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ سب اپنے اپنے پودے لے کر آئے تھے۔ کسی نے نیم کا پودا لگایا، کسی نے امرود کا اور کسی نے پیپل کا۔ بچوں نے مختلف پھول دار اور سایہ دار پودے لگائے۔ پودے لگانے کے بعد سب نے ان کی حفاظت اور دیکھ بھال کا وعدہ کیا۔

دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا: "آج ہم نے پودے لگا کر 'شجر کاری' ہی نہیں کی بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے 'اُمید کاری' کی ہے۔" دادا کی بات پہ سب نے تالیاں بجائیں۔

ہلکی ہلکی ہوا چلنے لگی تھی۔ مریم نے اپنے پودے کو دیکھا جو ہوا میں جھوم رہا تھا۔ اُس نے آہستہ سے کہا: "دادا جان! شاید عالمی حدت کم ہونے لگی ہے۔"

سب لوگ ہنسنے لگے۔ دادی امّاں نے مریم کو گلے سے لگالیا۔

ادارہ

© NCERT not to be republished